تاریخ

05-10-2019

علم الفرائض

کاتب :- ابو المتبسم ایاز احمد عطاری

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد

بفیضانِ نظر :- استاد العلماء جمیل احمد المدنی صاحب دامت فیوضھم

التجاء :- ان تمام تر کوششوں کے باوجود پھر بھی میری جنبش قلم میں لغزش کا امکان ہے لہٰذا کسی طرح کی بھی لغزش پر تنقید برائے تنقیص سے صرف نظر کرتے ہوئے بغرض صحیح اسکی نشاندہی فرمائیں۔ تاکہ اسے دور کیا جائے۔

ابو المتبسم ایاز احمد عطاری

0312-8065131

Scanned by CamScanner

تمہید

تمام تعریفیں اُس خدائے عزوجل کیلئے جس نے انسانوں کی
ہدایت کیلئے سرکار علیہ السلام کو معلم بنا کر بھیجا۔
اور علمائے کرام گلشنِ اسلام کے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔
جن کی خوشبوؤں سے عالمِ اسلام مہک رہا ہے اور
ان پھولوں کے درمیان ایک بہت ہی خوشنما
کلی کھل رہی ہے۔ جسکی خوشنمائی دیکھ کر اندازہ
ہوتا ہے کہ جب اس کی نشو ونما مکمل ہوگی۔
تو یہ ایک ایسا مہکتا پھول ہوگا۔ جو خوشبوئے علم
کے شیدائیوں کی توجہ کا مرکز ہوگا:
میری مراد

"ماہر علم المیراث استاذ العلماء جمیل احمد المدنی سلمہ الباری"
صاحب

ہیں۔ انہوں نے اپنی جہد مسلسل اور دینی جذبے کی
بناء پر بہت زیادہ علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
انہیں مزید ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ استاذ محترم کی
کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ استاذ صاحب کو
حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیشہ دینی
خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا استاذ صاحب کو مزید رفعت عطا فرمائے

دین و دنیا میں عزت عطا فرمائے۔

Scanned by CamScanner

06-11-2019

"علم المیراث"

س: "علم المیراث" کی اہمیت بیان کریں؟

ج: "علم المیراث" "علوم دینیہ" میں ایک اہم اور ضروری علم ہے:
"4" وجوہات کی بناء پر اہمیت اسکو ہے:

پہلی وجہ:
تمام دینی و دنیوی علوم انسانی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب تک بندے کی سانس جاری ہے۔ تب تک "علوم دینی و دنیوی" ساتھ دیں گے۔ مرنے کے بعد سب علوم کا تعلق انسان سے ختم ہو جائے گا۔ علم میراث اسکی طرف متوجہ ہوگا:

دوسری وجہ:
حدیث پاک میں اس علم کو آدھا علم فرمایا گیا ہے۔
یعنی: سارے علوم، علم کا ایک حصہ ہیں۔ اور تنہا فرائض دوسرا حصہ:

تیسری وجہ:
اسی علم سے میت کے وارثوں میں عدل و انصاف کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی ساری زندگی عبادت و ریاضت میں گزار دے۔ مگر اپنے وارثوں پر ظلم کر کے مرے کہ بعض کو ظلماً نقصان پہنچائے۔ تو اس کی عبادت و ریاضت بیکار ہیں۔
جب تم چاہتے ہو کہ تمہاری ساری اولاد تمہاری خدمت کرے تو تم بھی ساری اولاد میں انصاف سے کام لو:

چوتھی وجہ:
قرآن کریم نے دیگر احکام "علوم" کو اجمالی طور پر بیان کیے۔ مگر "علم المیراث" کے مسائل بہت تفصیل سے ارشاد فرمائے۔
جس سے اس فن کی اہمیت کا پتہ لگا:

س: "علم المیراث" کا رسالہ لکھنے کی وجہ تحریر کریں؟

ج: موجودہ مسلمان جہاں دیگر دینی باتوں سے بے پرواہ ہو گئے۔ تقسیم میراث سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ آج کل عام پڑھے لکھے لوگ بھی علم اوقات اور علم میراث سے بھی بے خبر ہو گئے۔
جس کی وجہ یہ ہے کہ عام مسلمان نہ نماز کے وقتوں کی پرواہ کرتے ہیں، نہ میراث کی صحیح تقسیم کی بعض جگہ تو

Scanned by CamScanner

مسلمانوں نے میراث میں اسلامی قانون چھوڑ کر مشرکین کا قانون قبول کر لیا۔ جس سے ان کی لڑکیاں میراث سے محروم ہو گئیں۔
گویا معاذ اللہ یہ لوگ جیتے جی تو مسلمان ہیں۔ مگر مرتے ہی بے ایمان۔ یقیناً یہ جرم قابل معافی نہیں۔ حقوق اللہ تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر حقوق العباد زبانی توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔
میراث تمام وارثوں کا حق ہے۔
اگر اس میں کمی بیشی کر کے کسی کی حق تلفی کی گئی تو اس کی معافی توبہ سے نہ ہوگی۔ بلکہ ان سب کو وہ حق دو جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔
یہ حالات دیکھتے ہوئے 1353ھ میں "علم الفرائض" کا رسالہ لکھا جسکا ترجمہ گجراتی زبان میں شائع ہوا۔ پھر اس کا دوسرا ایڈیشن اُردو زبان میں شائع ہوا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکومت اسلامیہ عطا فرمائی۔ تو "وکلاء" و "حکام" کو خصوصاً میراث کے مسائل سیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب حضرت سید شاہ محمد قادری دامت فیوضہم نے اس رسالہ کو تیسری بار چھاپنے کا حکم دیا۔ تو اس رسالہ کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا گیا۔

س "علم المیراث" کی تعریف بیان کریں؟
ج لغوی معنی:-
انتقال الشئ من الشخص الی الشخص او من قوم الی قوم سواء کان ذلک الشئ علماً او مالاً او مجدا او شرفا:-
اصطلاحی تعریف:-
انتقال الملکیت من المیت الی ورثہ الحی سواء کان متروک المال او عقار او حق من الحقوق:-
فقہی تعریف:-
ھو علم بقواعد فقہیۃ او حسابیۃ یعرف بھا نصیب کل وارث من الترکۃ:-

س "علم المیراث" کا موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

ج موضوع :-

"ورثاء" و "ترکہ" :-

غرض :-

ہر ہر وارث تک شریعت کا مقررہ حق پہنچانا :-

س "علم المیراث" کے ارکان اور شرائط بیان فرمائیں ؟

ج ارکان المیراث :-

"علم المیراث" کے ارکان "3" ہیں :-

1- مُورث 2- وارث 3- ترکہ

شرائط المیراث :-

"میراث" کے "3" شرائط ہیں :-

1- موت المُورث 2- وارث کی حیات

3- کوئی وراثت سے مانع موجود نہ ہو :-

س "علم المیراث" کا "مأخذ" اور "واضع" بیان کریں ؟

ج مأخذ :-

"علم المیراث" کے اصول "3" چیزوں سے اخذ کرتے ہیں :- اُن کے نام درج ذیل ہیں :-

1- کتاب اللہ 2- سنت 3- اجماع :-

واضع :-

"علم المیراث" کے واضع خود "رب کائنات" ہیں :-

س "علم المیراث" کا فائدہ اور وجہ تسمیہ بیان کریں ؟

ج فائدہ :-

اس علم کے سیکھنے والے کو ایسا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے جن کے ذریعے مستحقین کے مابین شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم کرنے پر قادر ہو جاتا ہے :-

وجہ تسمیہ :-

"علم الفرائض" :- "فرائض" "فریضۃ" کی جمع ہے "فریضۃ" کہتے ہیں "متعین چیز کو" :- چونکہ میراث میں ورثہ کے حصے متعین ہوتے ہیں۔ اسلئے "علم المیراث" کو "علم الفرائض" سے موسوم کیا جاتا ہے :-

س وراثت کے اسباب قلم بند فرمایئے؟

ج اسباب المیراث :-

میراث کے "3" اسباب ہیں :-

1- رشتہ داری 2- زوجیت 3- عقدِ ولاء :-

س علم الفرائض کو نصف علم کہنے کی وجہ بیان فرمائیے؟

ج

علم الفرائض
- باعتبار حالت
  - انسان کی "2" حالتیں ہیں :-
    - زندگی
    - موت
- باعتبار سبب ملک
  - ملک کے "2" سبب ہیں :-
    - ضروری
    - اختیاری

علم الفرائض کے علاوہ باقی تمام دینی علوم کا تعلق انسان کی حالت حیات سے ہے جبکہ علم الفرائض کا تعلق انسان کی حالت ممات سے ہے :-

علم الفرائض کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب بنتے ہیں۔ جبکہ علم الفرائض ملک ضروری کا سبب بنتا ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ وارث اگر اپنا حصہ لینے سے انکار کرے تو قاضی جبراً اسکا حصہ اسکے حوالے کرے گا :-

س مال میت کے مصارف کتنے اور کون کون سے ہیں؟

ج مال میت کے مصارف شرعاً "4" ہیں :-

1- تجہیز و تکفین و تدفین 2- قرض 3- وصیت 4- وراثت :-

کفن، دفن سے مراد :-

میت کا مال سب سے پہلے اسکے کفن دفن میں خرچ کیا جائے گا۔ وہ اسطرح کہ نہ اس میں زیادتی کی جائے گی۔ نہ کمی کی جائے گی :-

زیادتی یہ ہے :-

کہ سنت سے زیادہ کپڑا یا مہنگا کپڑا

Scanned by CamScanner

دیا جو میت نے کبھی زندگی میں پہنتا ہو۔ اور کمی یہ ہے کہ سنت سے کم کپڑا دیا جائے۔ یا ایسا کم قیمت والا کپڑا جو میت زندگی میں نہ پہنتا تھا۔

قرض سے مراد:-
تجہیز و تکفین و تدفین کے بعد جو مال بچے گا اُس سے میت کا قرض ادا کیا جائے گا۔

وصیت سے مراد:-
قرض ادا کرنے کے بعد جو مال بچا اس کے تہائی $\frac{1}{3}$ حصے سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی۔ اگر میت نے وصیت کی ہو۔

وراثت سے مراد:-
وصیت کے پورا کرنے کے بعد جو مال بچے اسکو مرنے والے وارثوں پر شریعت اسلامیہ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

نقشہ:-

مال میت کے مصارف

تجہیز و تکفین
قرض
وصیت
وراثت

قرضہ و ترکہ دونوں برابر
ترکہ زیادہ قرضہ کم
قرضہ زیادہ ترکہ کم
حکم
اصول و ضوابط سے ادا کیا جائے گا۔

وارث کیلئے ہوگی
غیر وارث کیلئے ہوگی

کل مال کی
ثلث مال کی
ثلث سے کم کی
اگر اجازت دیں تو نافذ ورنہ باطل

کل مال کی
ثلث کی
ثلث سے کم کی
اگر اجازت دیں تو نافذ ورنہ باطل
اجازت کے بغیر بھی نافذ

وارثوں میں مال تقسیم کرنے کی ترتیب

س: کتنے ورثاء میں مال میت تقسیم کیا جائے گا:۔؟

ج: میت کا مال "10" ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا:۔

1۔ اصحاب فرائض 2۔ عصبہ نسبی 3۔ عصبہ سببی

4۔ آزاد شدہ غلام 5۔ عصبات نہ ہوں تو دوبارہ اصحاب فرائض افراد میں مال تقسیم کیا جائے گا۔ 6۔ ذوی الارحام 7۔ مولی موالات

8۔ مقر لہ بالنسب علی الغیر 10۔ بیت المال:۔

9۔ میت نے تہائی یا مکمل کی وصیت کی ہو:۔

اصحاب فرائض کی تعریف:۔

جن افراد کا حصہ خود رب کائنات نے قرآن پاک میں مقرر کر دیا:۔

اصحاب فرائض:۔

"12" افراد ہیں:۔ "4" مرد "8" عورتیں

عصبہ نسبی کی تعریف:۔

وہ لوگ جن کا حصہ قرآن پاک نہیں مقرر نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ ذوی فرائض سے بچا ہوا مال لیتے ہیں۔

یا

ایسا شخص جو گوشت پوست میں شریک ہو:۔

عصبہ سببی کی تعریف:۔

یہ فرد آزاد کرنے والا مالک ہو گا "یا" آقا کے مرنے کے بعد غلام بنے گا:۔

مثلاً:۔ اگر آزاد کردہ غلام مرا اسکا عصبہ نسبی کوئی نہیں ہے تو اسکا مال اسکو آزاد کرنے والا آقا لے گا:۔

ذوی الارحام کی تعریف:۔

ایسے رشتے دار جو کوئی رشتہ دار ہوں لیکن نہ وہ اصحاب فرائض ہوں نہ ہی عصبات:۔

مولی موالات کی تعریف:۔

وہ شخص جس سے میت نے زندگی میں وعدہ کر لیا ہو کہ اگر میں پہلے مروں تو سارا میرا مال تیرا۔ اور اگر تو پہلے مرے تو تیرا مال میرا:۔

Scanned by CamScanner

"مقر لہ بانسب علی الغیر" کی تعریف :-

وہ شخص جسکے نسب کا مرنے والے نے اپنے وارث سے دعوی کیا ہو اور دوسری طرف سے اس شخص کا رشتہ اگرچہ اس مرنے والے سے ثابت نہ ہوا ہو۔ یعنی :- نہ تو خود اس "مورث" نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور نہ کسی دوسرے شخص نے اسکی گواہی دی ہو۔

س وارثوں پر مال تقسیم کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

ج 1 :- میت کے بچے ہوئے مال کو سب سے پہلے ذی فرائض لوگوں پر حصہ شرعی کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

2 :- اسکے بعد "عصبہ نسبی" لوگوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ اگر "اصحاب فرائض" نہ ہوں تو سارے مال کے وارث "عصبہ نسبی" بنتے ہیں :-

3 :- پھر اگر "عصبہ نسبی" نہ ہوں۔ تو "عصبہ سببی" کو مال دیا جائے گا :-

4 :- اگر دونوں عصبات نہ ہوں تو مالک کے "عصبہ نسبی" میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر مالک کے "عصبہ نسبی" نہ ہوں تو "عصبہ سببی" میں تقسیم کیا جائے گا :-

نوٹ :-

عصبہ سببی میں فقط مردوں کو ملتا ہے۔
عورتوں کو نہیں ملتا :-

5 :- پھر اگر میت کے دونوں عصبات نہ ہوں، تو "ذی فرائض" لوگوں پر ہی دوبارہ اسی حساب سے مال تقسیم کیا جائے گا۔ (جو قرآن پاک میں حصہ مقرر ہے)

6 :- پھر اگر میت کے "ذی فرائض اور عصبات" نہ ہوں تو "ذوی الارحام" رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے گا :-

7 :- پھر اگر "ذوی الارحام" بھی نہ ہوں تو "مولی موالات" مال لے گا :-

8 :- اور اگر "مولی موالات" بھی نہ ہو تو "مقر لہ بالنسب علی الغیر" کو مال دیا جائے گا :-

9 :- اگر "مقر لہ بالنسب علی الغیر" بھی نہ ہو تو "جس کیلئے میت نے تہائی سے زیادہ یا مکمل کی وصیت کی ہو تو اسکو ملے گا :-

10 :- اگر یہ بھی نہ ہوں تو مال "بیت المال" میں جمع کروا دیا جائے گا :-

Scanned by CamScanner

"وراثت سے محروم کرنے والی چیزیں"

س: موانع ارث کتنے اور کون کون سے ہیں؟

ج: وارث کو وراثت سے محروم کرنے والی "4" چیزیں ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:-

1۔ قتل 2۔ غلام 3۔ اختلاف دینین 4۔ اختلاف دارین

قتل سے مراد:-

عاقل بالغ وارث کا اپنے "مُورِث" کو اسطرح قتل کرنا جس سے قصاص یا کفارہ واجب ہو:-

قصاص سے مراد:-

قصاص کے معنی قتل کرنے والے کو بدلے میں قتل کرنا۔ اگر نابالغ بچہ یا دیوانہ آدمی اپنی دیوانگی میں کسی "مُورِث" کو قتل کر دے۔ تو اس کی وجہ سے وہ وراثت سے محروم نہ ہوگا۔ اسی طرح وارث نے اپنے قرابت دار کو حق کی وجہ سے قتل کیا تو بھی یہ "وراثت" سے محروم نہ ہوگا:-

غلام سے مراد:-

وارث کسی کا غلام ہو تو اپنے کسی رشتہ دار کی میراث نہ پائے گا:-

اختلاف دینین سے مراد:-

وارث اور مُورِث کا دین جُدا ہو۔ یعنی:- ایک مسلمان ہو دوسرا کافر "یا" ایک مسلمان دوسرا عیسائی ہو:-

اختلاف دارین سے مراد:-

میت اور وارث کا ملک الگ الگ ہونا یعنی:- ان کے بادشاہ بھی الگ الگ ہوں اور ان کی فوج اور لشکر بھی الگ الگ ہوں:-

اہم نوٹ:-

"اختلاف دارین" یہ مسلمانوں کیلئے مانع وراثت نہیں ہوگی۔ فقط یہ صورت غیر مسلموں کیلئے موانع وراثت ہوگی:-

لہٰذا اوپر والی تینوں صورتیں مسلمانوں کیلئے موانع ارث ہوں گیں:- جسکی وجہ سے وارث کو وراثت نہیں ملے گی:-

Scanned by CamScanner
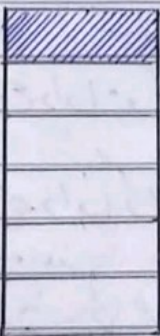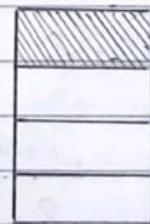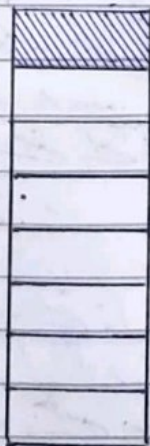
س: حصص قرآنی کے حصوں کے درمیان "تضعیف اور تنصیف" بیان کریں؟

ج: فریق اوّل میں تضعیف:-
ثمن کا دوگنا ربع اور "ربع" کا دوگنا نصف ہے:-

فریق اول میں تنصیف:-
نصف کا نصف ربع اور ربع کا نصف ثمن ہے:-

فریق ثانی کا تضعیف:-
سدس کا دوگنا ثلث اور ثلث کا دوگنا ثلثان ہے:-

فریق ثانی کا تنصیف:-
ثلثان کا نصف ثلث اور ثلث کا نصف سدس ہے:-

س: مستحقین حصص کے افراد کتنے اور کون کونسے ہیں؟ بیان کریں:-

ج: "چھ" حصوں کے مستحق حضرات کل "12" ہیں۔ جن میں "4" مرد اور "8" عورتیں ہیں:- ان حضرات کا حصہ کتاب و سنت و اجماع امت کے حوالہ سے مقرر ہے:-

"4" مرد یہ ہیں:-
1- باپ 2- جد صحیح
3- اخیافی بھائی 4- خاوند:-

"8" عورتیں یہ ہیں:-
1- بیوی 2- والدہ
3- جدہ صحیحہ 4- پوتی 5- بیٹی
6- نانی 7- حقیقی بہن 8- علاتی بہن:-

س: صحیح دادا، علاتی و اخیافی بہن، بھائی کسے کہتے ہیں؟ وضاحت فرمائیے:-

ج: صحیح دادا کی تعریف:-
جد صحیح اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب میت کی طرف اسکی نسبت کی جائے تو درمیان میں میت کی والدہ کا واسطہ نہ آئے:- جیسے:- دادا

Scanned by CamScanner

جد فاسد کی تعریف :-

جد فاسد وہ شخص ہوتا ہے کہ جب میت کیطرف اسکی نسبت کی جائے تو درمیان میں واسطہ مؤنث کا آرہا ہو :- جیسے :- نانا :-

اخیافی کی تعریف :-

وہ بھائی، بہن جنکی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں :-

حقیقی بھائی، بہن کی تعریف :-

جن کے ماں، باپ ایک ہوں :-

علاتی کی تعریف :-

وہ بہن، بھائی جن کا باپ ایک ہو، ماں الگ الگ ہوں :-

س اگر میت کا باپ زندہ ہو تو باپ کو "ترکہ" کتنے طریقوں سے اور کتنا ملے گا؟

ج میت کا باپ زندہ ہو تو باپ کو "3" طریقوں سے وراثت ملے گی :-

باپ کے احوال

میت نے فقط اصحاب فرائض چھوڑے تو باپ کو صرف عصبۃً ملے گا :-
مثلاً :-
میت زید
باپ ماں

میت نے مذکر و مؤنث اولاد چھوڑی ہو تو فقط ذوی فرض کے اعتبار سے کل مال کا "$\frac{1}{6}$" ملے گا :-
مثلاً :-
میت زید
باپ بیٹا بیٹی

میت نے صرف مؤنث اولاد چھوڑی تو باپ کو ذوی فرض اور عصبہ دونوں اعتبار سے ملے گا :-
مثلاً :-
میت زید
باپ بیٹی

نوٹ :-

باپ کو ذوی فرض اور عصبۃً حصہ اسطرح ملے گا :-

مال کے 6 حصے

3 حصہ نصف بیٹی کو

باپ کو ایک حصہ ذوی فرض کے اعتبار سے اور 2 عصبۃً ملیں گے۔ تو 3 ہو گئے۔

Scanned by CamScanner

س: میت کے دادا کو کتنا حصہ "ترکہ" میں سے ملے گا اور کب ملے گا؟

ج: میت کے دادا باپ کی مثل اور ان کے احوال کے مطابق ملے گا۔ مگر ایک صورت میں دادا محروم ہوگا۔ جب میت کا باپ زندہ ہو تو کچھ نہیں ملے گا:۔

دادا کے احوال

- میت نے اولاد سے نہ چھوڑی یا ذوی الفروض چھوڑے تو دادا کو فقط "عصبۃ" ملے گا۔
  مثلاً:۔ میت بکر — دادا، ماں
- میت نے صرف مؤنث اولاد چھوڑی۔ تو دادا کو ذوی فرض اور "عصبۃ" دونوں اعتبار سے ملے گا:۔
  مثلاً:۔ میت بکر — دادا، بیٹی
- میت نے مذکر و مؤنث اولاد چھوڑی تو صرف ذوی فرض کے اعتبار سے "$\frac{1}{6}$" حصہ ملے گا:۔
  مثلاً:۔ میت بکر — دادا، بیٹا، بیٹی
- میت کا باپ زندہ ہو تو دادا محروم ہوگا:۔
  مثلاً:۔ میت بکر — باپ، دادا، بیٹا
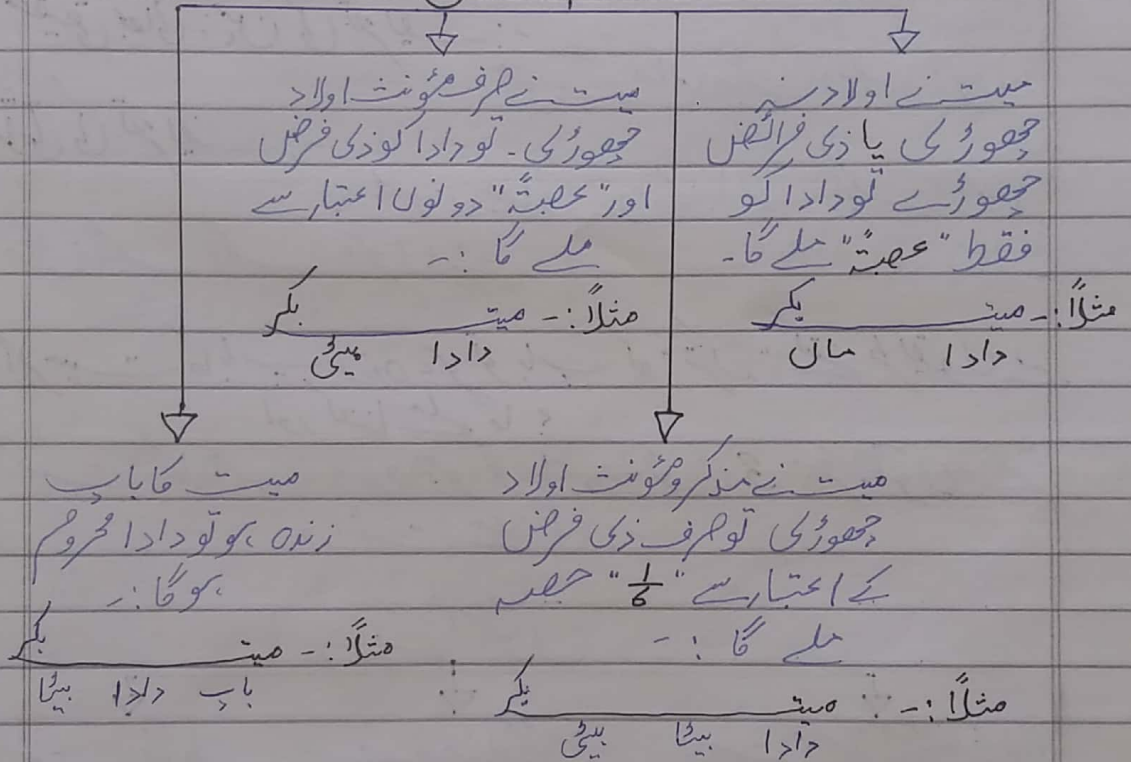
س: اخیافی بھائی کے احوال قلم بند فرمائیے؟ بالتفصیل

ج: اخیافی بھائی کو "وراثت" میں حصہ ملنے کے 3 طریقے ہیں:۔

اخیافی بھائی کے احوال

- اخیافی بھائی ایک ہے تو کل مال کا "$\frac{1}{6}$" ملے گا۔
  مثلاً:۔ میت زینب — شوہر، اخیافی بھائی، چچا
- اخیافی بھائی ایک سے زائد چھوڑے تو کل مال کا "$\frac{1}{3}$" ملے گا۔ وہ بھائی، بہنوں میں برابر تقسیم ہوگا:۔
  مثلاً:۔ میت اسد — بیوی، اخیافی بھائی، اخیافی بہن
- میت نے اصول و فروع چھوڑے تو اخیافی بھائی محروم ہوگی:۔
  مثلاً:۔ میت عمر — باپ، اخیافی بھائی
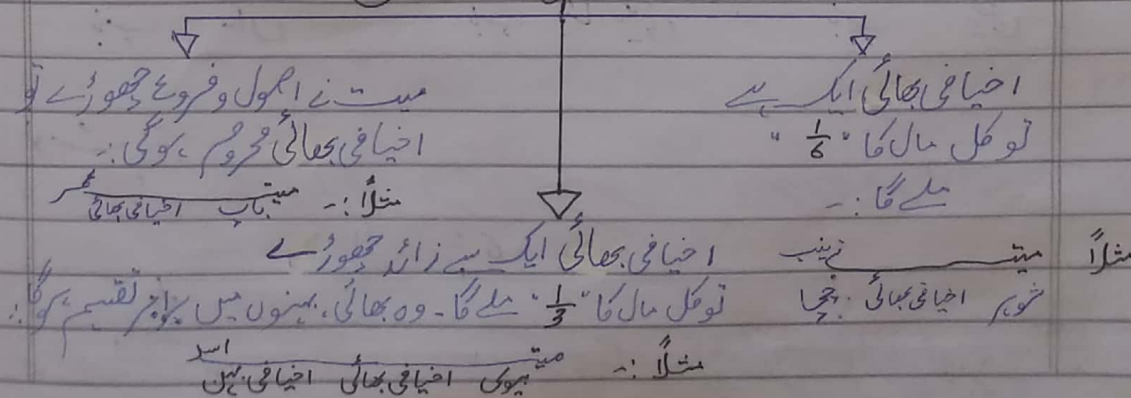
س: خاوند کو زوجہ کے مال سے کتنا حصہ ملے گا؟

ج: شوہر کو بیوی کے مال سے "2" طریقوں سے مال ملے گا:-

خاوند کے احوال

- اولاد چھوڑی ہوگی خواہ وہ اس شوہر سے ہو یا دوسرے شوہر سے، تو خاوند کو "$\frac{1}{4}$" ملے گا:-
- اولاد نہیں چھوڑی ہوگی تو خاوند کو کل مال کا "$\frac{1}{2}$" حصہ ملے گا:-

مثلاً:- میت فاطمہ — شوہر، بیٹا

مثلاً:- میت فاطمہ — شوہر، باپ

س: خاوند مر جائے تو بیوی کو کتنا حصہ ملے گا؟

ج: خاوند مر جائے تو بیوی کو "2" طریقوں سے حصہ ملے گا۔ برابر ہے کہ بیوی ایک ہو یا ایک سے زیادہ:-

بیوی کے احوال

- میت نے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑی ہوگی خواہ کسی بھی بیوی سے ہو تو زوجہ کو کل مال کا "$\frac{1}{8}$" حصہ ملے گا:-
- میت نے اولاد نہیں چھوڑی ہوگی۔ تو زوجہ کو کل مال کا "$\frac{1}{4}$" حصہ ملے گا:-

مثلاً:- میت ایاز — بیوی، بیٹا

مثلاً:- میت ایاز — بیوی، بھائی

س: بیٹی کو وراثت میں سے کتنا حصہ ملے گا؟

ج: بیٹی کو "3" طریقوں سے "ترکہ" ملے گا:-

بیٹی کے احوال

- صرف ایک بیٹی ہو تو ذوی الفروض کے اعتبار سے "$\frac{1}{2}$" حصہ ملے گا:-
- ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو "$\frac{2}{3}$" حصہ ملے گا:-
- بیٹی، بیٹے کے ساتھ آئے تو بیٹی کو "عصبہ" حصہ ملے گا:-

Scanned by CamScanner

س: پوتی کے احوال کتنے اور کون کون سے ہیں؟ قلمبند فرمائیے۔

ج: پوتی کے کل "7" احوال ہیں:- جو درج ذیل ہیں:-

پوتی کے احوال

وارث ہوگی / یا / وارث نہیں ہوگی

وارث نہیں ہوگی → میت کے بیٹے کے ساتھ پوتی آجائے تو پوتی محروم ہوگی:-

مثلاً:- میت عمر: باپ، بیٹا، پوتی

وارث ہوگی → پوتی بیٹی کے ساتھ ہوگی / یا / بیٹی کے ساتھ نہیں ہوگی

بیٹی کے ساتھ نہیں ہوگی → پوتی ایک ہوگی تو "$\frac{1}{2}$" حصہ ملے گا:- / ایک سے زائد ہوں گیں تو "$\frac{2}{3}$" حصہ ملے گا:-

مثلاً:- میت بکر: بیوی، پوتی

مثلاً:- میت بکر: زوجہ، 3 پوتیاں

پوتی بیٹی کے ساتھ ہوگی → ایک بیٹی کے ساتھ ہوگی تو / یا / ایک سے زائد بیٹیوں کے ساتھ ہوگی تو

ایک بیٹی کے ساتھ ہوگی تو → بیٹی کے ساتھ پوتا ہوگا تو پوتی "عصبہ" بن جائے گی۔ / یا / پوتا نہیں ہوگا تو پوتی کو "$\frac{1}{6}$" حصہ ملے گا:-

مثلاً:- میت بکر: زوجہ، پوتا، بیٹی، پوتی

مثلاً:- میت بکر: بیوی، بیٹی، 2 پوتی

ایک سے زائد بیٹیوں کے ساتھ ہوگی تو → پوتی اکیلی ہوگی بیٹیوں کے ساتھ تو → پوتی محروم ہوگی:- / یا / پوتی پوتے کے ساتھ آئے گی تو → پوتی "عصبہ" بنے گی۔

مثلاً:- میت عمر: باپ، 2 بیٹے، پوتی

مثلاً:- میت عمر: باپ، 2 بیٹے، پوتا، پوتی

س: حقیقی بہن کے احوال قلمبند کریں؟ وضاحت کے ساتھ

ج: سگی بہن کو وراثت 5 طریقوں سے ملے گی:-

احوالِ بہن
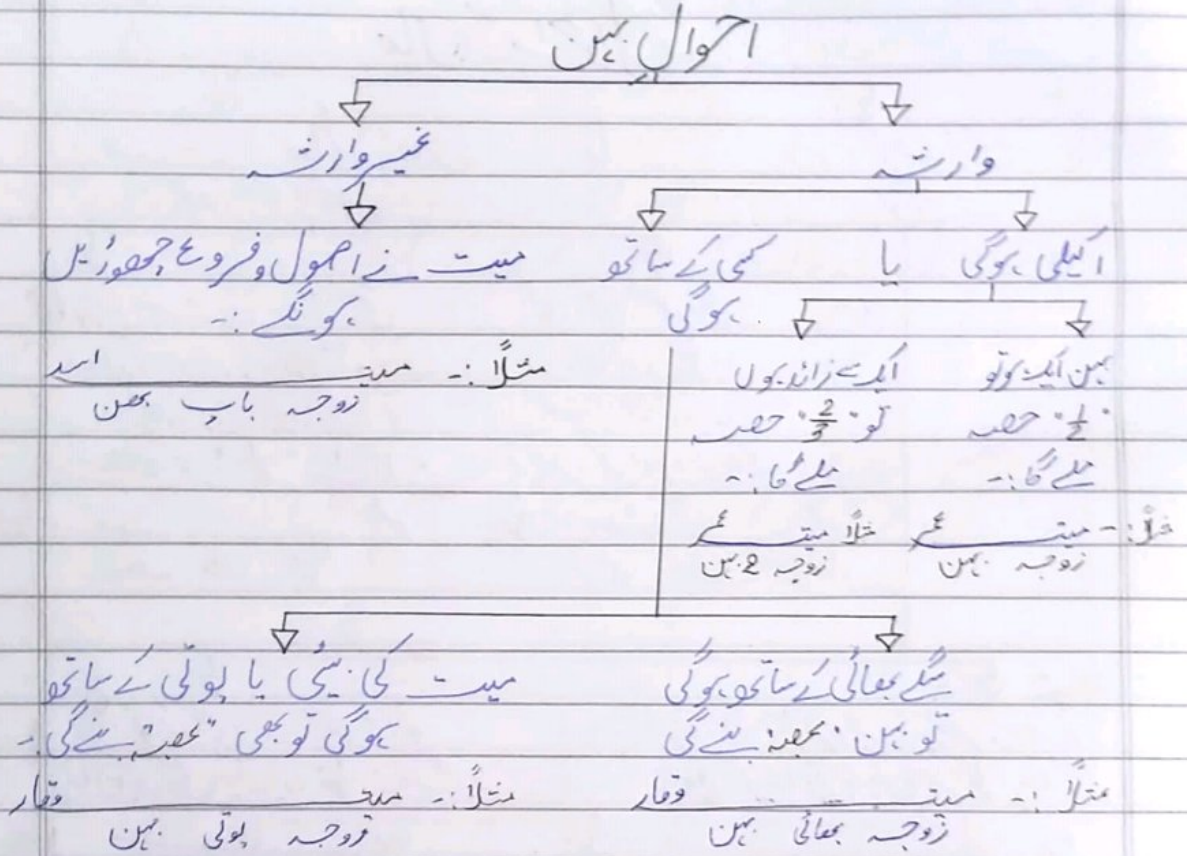
س: علاتی بہن کو وراثت میں کتنا حصہ ملے گا؟ بیان کریں!

ج: علاتی بہن کے کل 7 احوال ہیں:- وہ درج ذیل ہیں:-

علاتی بہن کے احوال

Scanned by CamScanner
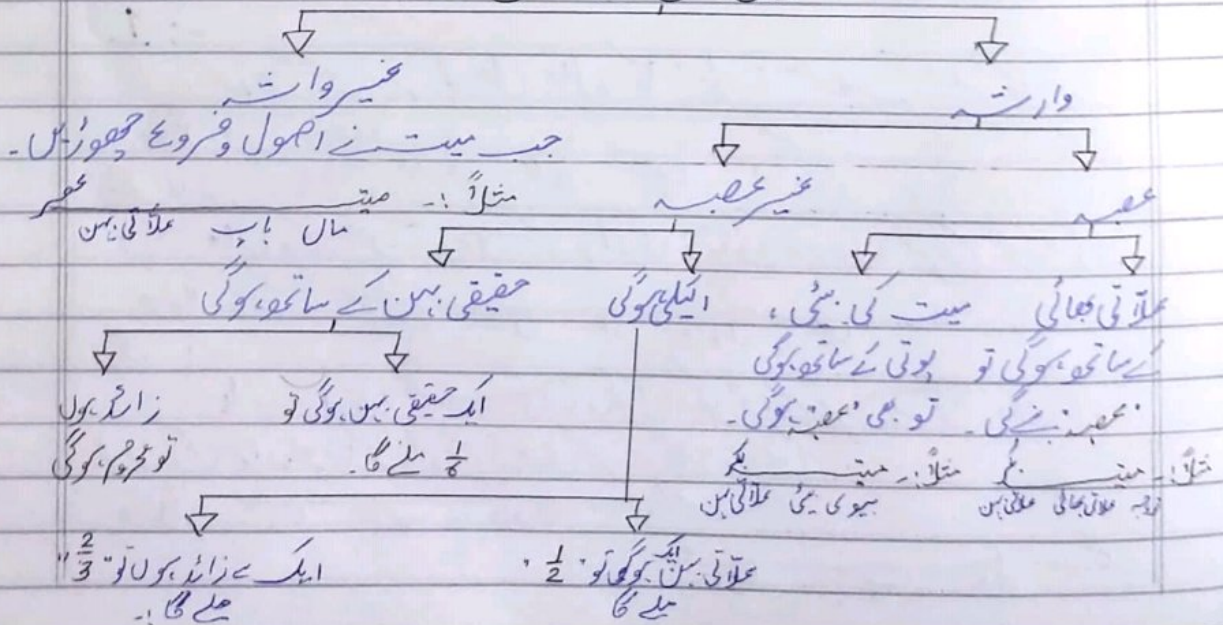
س: ماں کے احوال بیان فرمائیے؟ وضاحت کے ساتھ:۔
ج: ماں کے "4" احوال ہیں:۔ جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ماں کے احوال

میت نے بھائی یا اولاد چھوڑی ہوگی — یا — نہیں چھوڑی ہوگی

(الف) میت نے بھائی یا اولاد چھوڑی ہوگی:

- اولاد میت:۔ بیٹا، بیٹی
  اولاد کی اولاد:۔ پوتا، پوتی
  چھوڑے ہوں گے تو
  ماں کو "1/6" ملے گا:۔

  مثلاً:۔ میت عمر
  زوجہ ماں بیٹا

- کسی بھی قسم کے
  دو بھائی، بہن
  چھوڑے ہوں گے
  تو ماں کو "1/6" ملے گا:۔

  مثلاً:۔ میت عمر
  بیوی ماں حقیقی بھائی

(ب) نہیں چھوڑی ہوگی:

- کوئی بھی نہ چھوڑا تو
  ماں کو کل مال کا "1/3" ملے گا:۔

  مثلاً:۔ میت زید
  دادی ماں

- زوج یا زوجہ چھوڑے تو
  ماں کو ما بقی میں سے "1/3" ملے گا:۔

  مثلاً:۔ میت زید
  زوجہ ماں نانی

س: دادی و نانی کے احوال کتنے اور کون کون سے ہیں؟ لکھئے:۔
ج: جدہ صحیحہ کے وراثت میں کل "6" احوال ہیں:۔

1:۔
جدہ صحیحہ کو کل مال کا "1/6" حصہ ملے گا:۔
مثلاً:۔ میت عمر
دادی نانی چچا

2:۔
ماں کے ہوتے ہوئے دادی و نانی دونوں محروم ہوں گی:۔
مثلاً:۔ میت زید
زوجہ ماں نانی دادی چچا

3:۔
باپ اپنی طرف کی دادیوں کو محروم کر دے گا۔ ماں کی طرف کی دادیوں کو محروم نہیں کرے گا:۔
مثلاً میت عمر
بیٹا باپ دادی

میت عمر
بیٹا باپ نانی

Scanned by CamScanner

4:-
قریب کے رشتہ کی دادی سے ہوتے ہوئے دور کے رشتہ کی دادی محروم ہو گی:-

مثلاً:- میت بکر

زوجہ دادا دادی باپ کی ماں

5:-
میت نے نانی چھوڑی اور دادی کی ماں چھوڑی تو نانی کو ملے گا۔ اور دادی کی ماں محروم ہو گی۔ دور کے رشتہ کی وجہ سے:-

مثلاً:- میت زید

نانی پردادی بیٹی

6:-
جس دادی کو دو طرفہ رشتہ حاصل ہو تو وہ ایک طرفہ نانی محروم نہ کرے گی:-

مثلاً:- میت

نقشہ:-

اصحاب فرائض

12

- مرد "4"
  - باپ
  - جد صحیح
  - اخیافی بھائی
  - زوج
- عورتیں "8"
  - ماں
  - دادی
  - نانی
  - بیوی
  - بیٹی
  - پوتی
  - حقیقی بہن
  - علاتی بہن

10-01-2020

Scanned by CamScanner
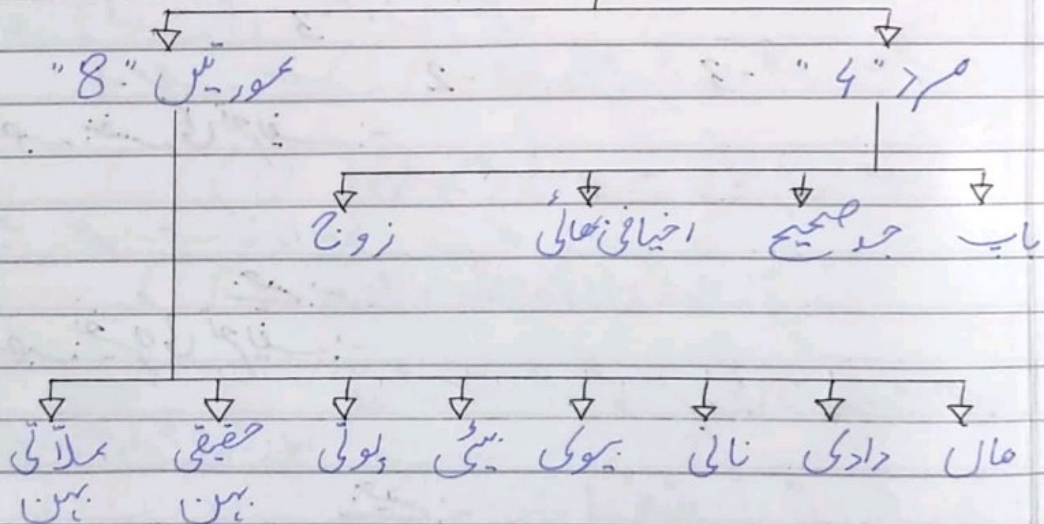
عصبہ وارثوں کا بیان

س عصبہ کی تعریف اور ان کی اقسام بیان فرمائیے؟
ج تعریف العصبہ:۔
عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جن کے مقرر شدہ حصے نہیں، البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انہیں ملتا ہے۔ اور اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال انہی میں تقسیم ہوجاتا ہے:۔

اقسام العصبہ:۔
عصبہ کی "2" اقسام ہیں:۔ جو کہ درج ذیل ہیں:۔
1۔ عصبہ نسبیہ 2۔ عصبہ سببیہ

عصبہ نسبیہ کی تعریف:۔
وہ عصبہ جو نسبی رشتہ داری سے عصبہ ہو:۔
جیسے:۔ بیٹا، بھائی وغیرہ:۔

عصبہ سببیہ کی تعریف:۔
وہ عصبہ جو اعتاق میت سے عصبہ بنے:۔
جیسے:۔ آزاد کنندہ آقا:۔

س عصبہ نسبیہ کی اقسام مع تعریفات لکھئے؟
ج عصبہ نسبیہ کی "3" اقسام ہیں:۔
1۔ عصبہ بنفسہ 2۔ عصبہ بغیرہ 3۔ عصبہ مع غیرہ

عصبہ بنفسہ کی تعریف:۔
وہ مرد جسکی میت کیطرف نسبت میں عورت کا واسطہ نہ ہو:۔
جیسے:۔ بیٹا، سگا بھائی، وغیرہ

عصبہ بغیرہ کی تعریف:۔
وہ عورت جو کسی مرد کی وجہ سے عصبہ بن جائے:۔
جیسے:۔ بیٹے کی موجودگی میں بیٹی:۔ وغیرہ

عصبہ مع غیرہ کی تعریف:۔
وہ عورت جو کسی عورت کی وجہ سے عصبہ بن جائے:۔
جیسے:۔ بیٹی کی موجودگی میں سگی بہن یا علاتی بہن عصبہ بنتے ہیں:۔

Scanned by CamScanner

س: عصبہ بنفسہ کی اقسام مع وضاحت کے ساتھ لکھئے؟

ج: عصبہ بنفسہ کی "4" اقسام ہیں:- جو کہ درج ذیل ہیں:-

پہلی قسم:-
جزءِ میت:- بیٹا، پوتا، پڑپوتا:-

دوسری قسم:-
اصل میت:- باپ، دادا، پڑدادا:-

تیسری قسم:-
میت کے باپ کا جزء:- سگا بھائی، علاتی بھائی:-

چوتھی قسم:-
میت کے دادا کا جزء:- سگا چچا، علاتی چچا:-

تنبیہ:-
عصبہ بنفسہ صرف مرد ہوتا ہے:- اور عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ صرف ذوی فروض عورت بنتی ہے:-
اور عصبہ بغیرہ صرف "4" عورتیں بنتی ہیں:-

1:- بیٹی (بیٹے کی موجودگی میں)

2:- پوتی (پوتے کی موجودگی میں)

3:- سگی بہن (سگے بھائی کی موجودگی میں)

4:- علاتی بہن (علاتی بھائی کی موجودگی میں)

نوٹ:-
عصبہ مع غیرہ صرف "2" عورتیں بنتی ہیں:- وہ درج ذیل ہیں:-

1:- سگی بہن (بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں)

2:- علاتی بہن (بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں)

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner
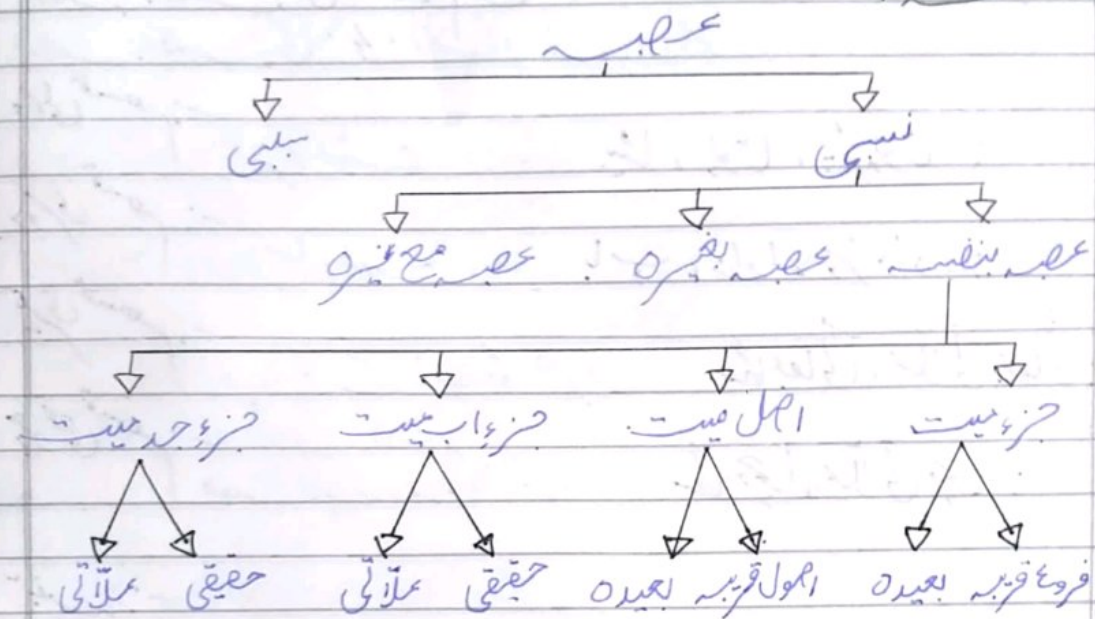
"حجب کا بیان"

س حجب کی تعریف مع اقسام بیان کریں؟

ج حجب کا لغوی معنی:-
آڑ، رکاوٹ:-

اصطلاحی تعریف:-
ایک وارث کا دوسرے وارث کو بالکلیہ
یا ایک وارث دوسرے وارث کے حصے کو کم کر دینا:-

اقسام الحجب:-
حجب کی "2" اقسام ہیں:-
1- حجب نقصان 2- حجب حرمان

1- حجب نقصان کی تعریف:-
کوئی وارث دوسرے وارث
کا حصہ کم کر دے:-
حجب نقصان "5" قسم کے وارثوں
کیلئے ہے:- وہ افراد مندرجہ ذیل ہیں:-
1- خاوند 2- بیوی 3- ماں 4- پوتی 5- علاتی بہن

خاوند کا حصہ:-
اولاد کی موجودگی میں شوہر کا حصہ نصف
سے ربع ہو جاتا ہے:-

مثال:- میت زینب
شوہر بیٹا

بیوی کا حصہ:-
اولاد کی موجودگی میں زوجہ کا حصہ بجائے
چوتھائی کے آٹھواں ملے گا:-

مثال:- میت اکبر
زوجہ بیٹا بیٹی

ماں کا حصہ:-
اولاد یا دو بھائی، بہنوں کی موجودگی میں ماں
کا حصہ بجائے تہائی کے چھٹا رہ جاتا ہے:-

مثال:- میت عمر
ماں بیٹا بیٹی

پوتی کا حصہ:-
حقیقی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کا حصہ نصف

Scanned by CamScanner

سے کم ہو کر چھٹا رہ جاتا ہے :-

مثال :- میت ——— زید

بیٹی پوتی چچا

علاتی بہن کا حصہ :-

ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں علاتی بہن کا حصہ نصف کے بجائے چھٹا رہ جاتا ہے :-

مثال :- میت ——— اکبر

پوتی بیٹی بہن علاتی بہن

2 :- حجب حرمان کی تعریف :-

کوئی وارث دوسرے وارث کا حصہ بالکل ختم کر دے :-

اس حجب کے لاحق ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے "ورثاء" کے "2" فریق ہیں :-

1 فریق :-

وہ فریق جسے کبھی حجب حرمان لاحق نہیں ہوتا۔
اس فریق میں "6" افراد ہیں۔

بیٹا باپ خاوند بیٹی ماں بیوی

2 فریق :-

دوسرے افراد وہ جو کبھی حصہ پاتے ہیں اور کبھی نہیں :- اس کے محروم ہونے کے "2" قاعدے ہیں :-

پہلا قاعدہ :-

جس وارث کا رشتہ میت سے دوسرے وارث کے ذریعہ سے ہوگا۔ جب وہ وارث خود موجود ہوگا تو یہ وارث محروم ہو جائے گا :-

جیسے :- باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم :-

دوسرا قاعدہ :-

قریب کے رشتہ دار ہوتے ہوئے دور کا رشتہ دار محروم ہو جاتا ہے :-

جیسے :-

ماں کے ہوتے ہوئے نانی محروم :-

نوٹ 1 :-

جو شخص محجوب ہے۔ وہ شخص دوسرے کے حصے کو بالاتفاق کم کر دے گا :-

Scanned by CamScanner

جیسے :- دو بھائی باپ کی وجہ سے خود محجوب ہوں گے۔ لیکن ماں کیلئے حاجب بھی ہوں گے کہ اُس کا حصہ "ثلث سے سدس" کر دیں گے :-

نوٹ 2 :-

جو وارث مانع کی وجہ سے محروم ہوگا۔ تو وہ کالعدم ہوگا۔ تو یہ کسی کے حصے کو کم نہیں کرے گا :- لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ کالعدم یہ مثل محجوب کے ہے :-

نقشہ :-

10-01-2020

Scanned by CamScanner
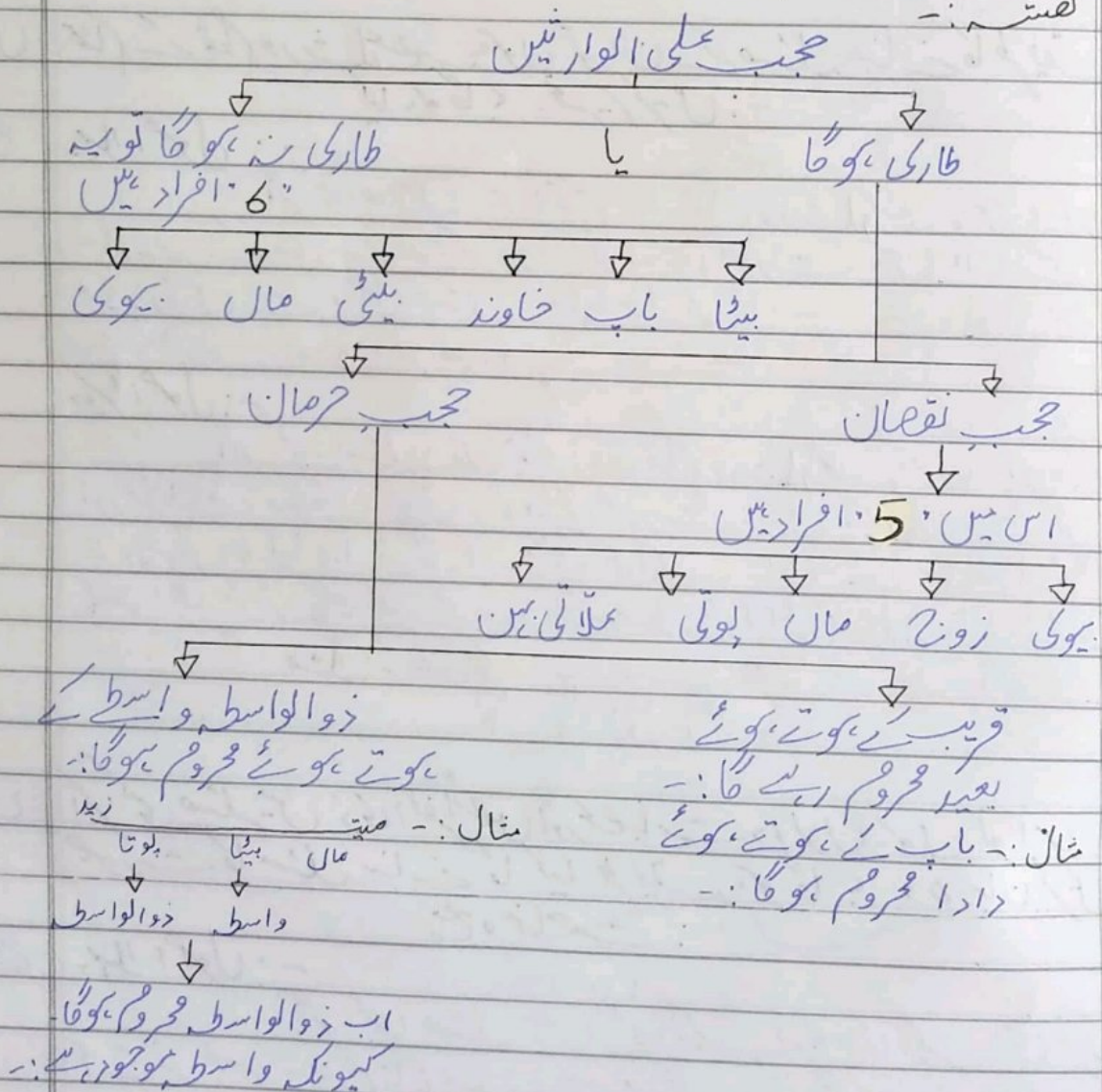
"میراث کے مسئلہ کو حل کرنے کے اصول و قواعد"

س: اصل مسئلہ یا مخرج مسئلہ کی تعریف قلم طراز کریں؟ مع وضاحت:-

ج: اصل مسئلہ کی تعریف:-

اصل مسئلہ سے مراد ایسا عدد جس کے ذریعے سے قصور میں ملنے والے حصوں کو عددِ کامل میں تبدیل کر کے وارثوں کو تقسیم کیا جائے:-

مثلاً:-

س: تمام کے تمام ورثاء عصبہ ہوں تو ان کے مسئلہ بنانے کا طریقہ کیا ہوگا؟ تحریر کریں:-

ج: پہلا اصول:-

اگر کسی مسئلہ میں تمام کے تمام ورثاء عصبہ ہوں۔ اور سارے کے سارے مذکر ہوں تو ایسی صورت میں ان کے عددِ رؤس سے اصل مسئلہ بنایا جائے گا:-

مثلاً:- میت 4 زید

4 بیٹے

دوسرا اصول:-

اگر کسی مسئلہ میں تمام کے تمام ورثاء عصبہ ہوں۔ اور مذکر اور مؤنث دونوں ہوں۔ تو ایسی صورت میں ایک بیٹے کو 2 بیٹیاں بنایا جائے گا۔ اور بیٹی کو ایک ہی بیٹی بنایا جائے گا۔ پھر اس شمار کیے ہوئے عدد کے مطابق اصل مسئلہ بنایا جائے گا۔

مثلاً:- میت 6 زید

بیٹا 2، بیٹا 2، بیٹی 1، بیٹی 1

س: اگر کسی مسئلے میں ذوی الفروض اور عصبات دونوں ہوں تو اس صورت کا مسئلہ بنانے کا کیا طریقہ ہوگا؟ وہ بیان کریں:- مع وضاحت:

ج: پہلا اصول:-

اگر کسی مسئلہ میں کسی ایک فریق کا ایک ہی فرد آئے تو کسر کے کم نام عدد سے مسئلہ بنے گا:-

مثلاً:- میت 8 زید

زوجہ $\frac{1}{8}$، بیٹی $\frac{1}{2}$

دوسرا اصول:-

اگر کسی مسئلہ میں فریقین میں سے کسی بھی فریق کے

Scanned by CamScanner

ایک سے زائد افراد آجائیں تو ان میں جو سب سے چھوٹی کسر ہوگی۔ اس کے ہم نام عدد سے مسئلہ بنائیں گے۔

مثلاً:- میت 6 بکر

باپ $\frac{1}{6}$ — 2 بیٹیاں $\frac{2}{3}$

س اگر کسی مسئلہ میں دونوں فریق آجائیں تو مسئلہ کس طرح بنے گا؟ طریقہ بیان کریں:-

پہلا اصول:-

اگر فریق اول کا سدس "$\frac{1}{6}$" فریق ثانی کے کسی بھی فرد کے ساتھ آجائے تو مسئلہ "6" سے بنے گا:-

مثلاً:- میت 6 عمر

ماں $\frac{1}{6}$ — باپ $\frac{1}{6}$ — 2 بیٹیاں $\frac{2}{3}$

دوسرا اصول:-

اگر فریق اول کا ربع "$\frac{1}{4}$" فریق ثانی کے کسی بھی فرد کے ساتھ آجائے تو مسئلہ "12" سے بنے گا:-

مثلاً:- میت 12 زینب

زوج $\frac{1}{4}$ — ماں $\frac{1}{3}$ — 2 بیٹیاں $\frac{2}{3}$

تیسرا اصول:-

اگر فریق اول کا ثمن "$\frac{1}{8}$" فریق ثانی کے کسی بھی فرد کے ساتھ آجائے تو مخرج مسئلہ "24" سے بنے گا:-

مثلاً:- میت 24 زید

زوجہ $\frac{1}{8}$ — بیٹا عصبہ — ماں $\frac{1}{6}$

10-01-2020

Scanned by CamScanner

مسائل میراث کا بیان

س: مسائل میراث کی اقسام مع تعریفات بیان کریں؟

ج: مسائل میراث کی "3" اقسام ہیں:۔ جو درج ذیل ہیں:۔

1۔ عادلہ 2۔ عائلہ 3۔ ردیہ

عادلہ کی تعریف:۔

جب اصل مسئلہ اور مجموعہ سہام دونوں برابر ہوں۔ ایسے مسئلہ کو مسئلہ عادلہ کہتے ہیں:۔

مثلاً:۔ میت 12 — [illegible] مسئلہ 6

زوج بکر	ماں فائزہ	باپ خالد	بیٹا عمر	بیٹی فاطمہ
1/4	1/6	1/6	عصبہ	
3	2	2	5	

عائلہ کی تعریف:۔

جب مجموعہ سہام اصل مسئلہ سے بڑھ جائے۔ اور اصل مسئلہ کم ہو جائے تو ایسے مسئلہ عائلہ کہتے ہیں:۔

مثلاً:۔ میت 24 عول 27 — زید

زوجہ	ماں	بیٹی	بیٹی	باپ
1/8	1/6	2/3		1/6 + عصبہ
3	4	16		4

ردیہ کی تعریف:۔

جب مجموعہ سہام کم ہو جائے اور اصل مسئلہ بڑھ جائے تو اسے "ردیہ" کہا جاتا ہے:۔

مثلاً:۔ میت 12 الرد الی 11 — فاطمہ

زوج	ماں	بیٹی
1/4	1/6	1/2
3	2	6

فائدہ:۔

1۔ جس مسئلے پر عول ہوگا وہی عدد اصل مسئلہ بنے گا:۔

2:۔ عدد وہ ہے جو عدد کامل پر تقسیم ہو:۔

3:۔ ریاضی دان "1" کو عدد شمار نہیں کرتے:۔

وجہ:۔ اسلئے کہ جب اسکو تقسیم کیا جائے تو برابر برابر نہیں آئے گا:۔

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner
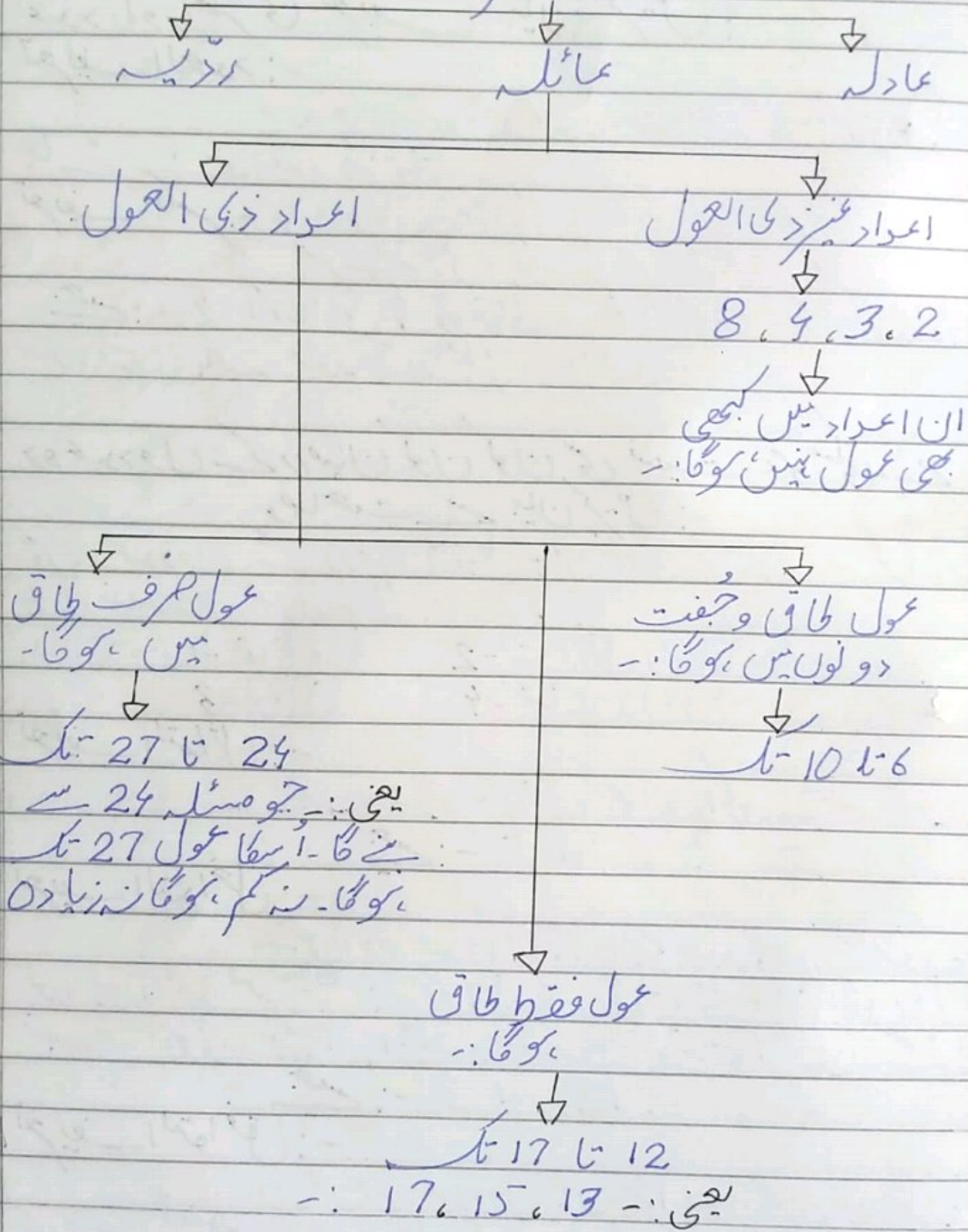
نسبتوں کا بیان

س: عدد اور کسر کی تعریف بیان کریں؟

ج: تعریف العدد:-

عدد وہ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کو گنا جائے۔ اسے عدد کہا جاتا ہے:-

تعریف الکسر:- کسر کہتے ہیں ٹوٹے ہوئے عدد کو

جیسے:- $\frac{1}{2}$ آدھا، $\frac{1}{4}$ چوتھائی، $\frac{1}{8}$ آٹھواں، کہ یہ پورے عدد نہیں۔ بلکہ عدد کے ٹکڑے ہیں:-

س: دو عددوں کے درمیان کون کون سی نسبت ہو سکتی ہے وضاحت سے بیان کریں:-

ج: ہر دو عددوں کے درمیان ذیل چار نسبتوں میں سے کوئی نہ کوئی نسبت ضرور پائی جائے گی:-

۱- تماثل 2- تداخل

3- توافق 4- تباین

تعریف التماثل:-

جو دو عدد ہم مثل ہوں۔ ایک جیسے ہوں۔

جیسے:- 5 اور 5:-

تعریف التداخل:-

جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا "بلا کسر" تقسیم ہو جائے۔ اُن میں "تداخل" کی نسبت ہوتی ہے۔ اور ایسے دو عددوں کو "متداخلین" کہتے ہیں۔

جیسے:- 3 اور 12:-

تعریف التوافق:-

جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو۔ لیکن کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ دونوں پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہوں۔ اُن میں "توافق" کی نسبت ہوتی ہے۔ اور ایسے دو عددوں کو "متوافقین" کہتے ہیں:-

جیسے:- 6 اور 10:-

تعریف التباین:-

جن دو عددوں میں کوئی عدد دوسرے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو۔ اور نہ کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ

Scanned by CamScanner

دونوں پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہوں۔ ان میں "تباین" کی نسبت ہوتی ہے۔ اور ایسے دو عددوں کو "متباینین" کہتے ہیں:۔

جیسے:۔ 3 اور 5 :۔

دو عددوں میں توافق یا تباین کی پہچان کا اصول:۔

چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے خارج کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ وہ بڑا عدد چھوٹے عدد سے چھوٹا ہو جائے۔ پھر چھوٹے عدد کو (جو در اصل بڑا عدد تھا) بڑے عدد سے خارج کیجئے۔ یہاں تک کہ بڑا عدد چھوٹا ہو جائے۔ اسی طرح جانبین سے سلسلہ جاری رکھیے۔ یہاں تک کہ دونوں کسی ایک عدد پر رک جائیے۔ پھر اگر وہ عدد

ایک (1) ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ان دو عددوں کے درمیان تباین کی نسبت ہے:۔

مثلاً:۔ 25 و 27

27 − 25 = 2 ؛ 2 − 1 = (1)

25 − 2 = 23 − 2 = 21 − 2 = 19 − 2 = 17 − 2 = 15 − 2 = 13 − 2 = 11 − 2 = 9 − 2 = 7 − 2 = 5 − 2 = 3 − 2 = (1)

اور اگر وہ عدد ایک (1) کے علاوہ ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ان دونوں عددوں کے درمیان توافق کی نسبت ہے:۔

مثلاً:۔ 24 و 27

27 − 24 = (3)

24 − 3 = 21 − 3 = 18 − 3 = 15 − 3 = 12 − 3 = 9 − 3 = 6 − 3 = (3)

11-01-2020

Scanned by CamScanner

تصحیح کا بیان

س: تصحیح کی تعریف بیان فرمائیے؟

لغوی معنی:- تصحیح باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جسکا معنی "درست کرنا" ہے:-

اصطلاحی تعریف:-

اصطلاح میں اس سے مراد "کسر" کو دور کرنا
یعنی:- ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کا سہام بغیر کسر کے نکل جائے:-

س: طائفہ، سہام، عددِ رؤوس کی تعریفات بیان کریں؟ مع وضاحت:-

ج: تعریف الطائفہ:-

اس سے مراد فریق یا گروہ ہے:-

جیسے:- 4 زوجہ، 5 جدات

تو ان میں 4 زوجہ ایک فریق ہے اور 5 جدات دوسرا فریق ہے:-

تعریف السہام:-

سہام "سہم" کی جمع ہے۔ اس سے مراد اصل مسئلہ سے وارث کو ملنے والا حصہ سہام کہلاتا ہے:-

مثلاً:- مسئلہ 24 زید

زوجہ	ماں	باپ	بیٹی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$ + عصبہ	$\frac{1}{2}$
3	4	1+4	12

← یہ سہام ہیں:-

عددِ رؤوس کی تعریف:-

ایک حصہ میں شریک افراد کی تعداد عددِ رؤوس کہلاتی ہے:-

جیسے:- 4 زوجہ

↓

اس میں "4" عددِ رؤوس ہے۔

اہم نوٹ:- اگر کسی مسئلے میں بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی پوتا، پوتی ہوں۔ تو یہ ایک ہی فریق شمار ہونگیں۔

Scanned by CamScanner

س: اگر کسر ایک فریق میں واقع ہو تو کسر دُور کیسے کی جائے گی؟ بیان فرمائیے :-

ج: اگر کسر ایک ہی فریق پر واقع ہو تو عددِ رؤس اور عددِ سہام کے مابین نسبت دیکھتے ہوئے "4" اصولوں کے ذریعے کسر کو دُور کیا جائے گا :- وہ اصول اربعہ یہ ہیں :-

پہلا اصول :-

اگر عددِ رؤس اور سہام کے مابین "تماثل" کی نسبت ہو تو ضرب کرنے کی حاجت نہیں :-

مثلاً :- میت 6 بکر

باپ	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

دوسرا اصول :-

اگر عددِ رؤس اور عددِ سہام کے مابین تداخل کی نسبت ہو تو دیکھیں گے کہ عددِ رؤس بڑا ہے یا عددِ سہام بڑا ہے۔ اگر عددِ سہام بڑا ہو تو یہ تداخل "مثلِ تماثل" کہلاتا ہے۔ تو لہذا ضرب کرنے کی ضرورت نہیں :-

مثلاً :- میت 6 اکبر

ماں	2 بیٹیاں	باپ
1/6	2/3	1/6
1	4	1

اور اگر عددِ رؤس بڑا ہو تو عددِ رؤس کے عددِ داخل کو اصلِ مسئلہ یا عول میں اور سہام میں ضرب دیں گے۔ اور یہ "تداخل مثلِ توافق" کہلاتا ہے :-

مثلاً :- میت 3×6 تا 18 علی

ماں	3 بیٹیاں	باپ
1/6	2/3	1/6
1	4	1
3	12	3

تیسرا اصول :-

اگر عددِ رؤس اور عددِ سہام کے مابین "توافق" کی نسبت ہو تو عددِ رؤس کے وفق کو اصلِ مسئلہ اور سہام میں ضرب دیں گے :-

مثلاً :- میت 3×6 تا 18 زید

باپ	ماں	6/9 بیٹے
1/6	1/6	عصبہ
1	1	4
3	3	12

Scanned by CamScanner

چوتھا اصول :-

اگر عددِ رؤس اور عددِ سہام کے مابین "تباین" کی نسبت ہو تو "کل عددِ رؤس" کو اصل مسئلہ یا عول اور سہام میں ضرب دیں گے :-

مثلاً :- مسئلہ 4×6 | 24 — بکر

باپ	4 بیٹے
1/6	عصبہ
1	5
4	20

تصحیح کا بیان

اگر ایک سے زائد فریقوں میں کسر واقع ہو تو سب سے پہلے ہر گروہ کے عددِ رؤس اور عددِ سہام کے مابین نسبت دیکھیں گے۔ اور نسبت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ماقبل اصولِ ثلاثہ کا اجراء کریں گے :-
اور ان اصولِ ثلاثہ کو جاری کر کے اعدادِ رؤس کو محفوظ کر کے ترتیب سے لکھ لیں گے۔ پھر ان اعدادِ رؤس کے مابین کسر دور کرنے کے "4" اصول جاری ہوں گے :-

پہلا اصول :-

اگر اعدادِ رؤس کے مابین تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک کو دوسرے میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا عول اور سہام میں ضرب دیں گے :-

مثلاً :- مسئلہ 27×6 | 162 — اکبر

6 بیٹیاں	3 جدہ صحیحہ	3 چچا
2/3	1/6	عصبہ
4	1	1
108	27	27

دوسرا اصول :-

اگر اعدادِ رؤس کے مابین "تداخل کی نسبت" ہو تو "عددِ کبیر" کو اصل مسئلہ یا عول اور سہام میں ضرب دیں گے :-

نوٹ :- مثال اگلے صفحے پر ہے :-

Scanned by CamScanner

مثلاً :- مسئلہ 12×12 یا 144 — زید

4 زوجہ	3 جدہ صحیحہ	12 چچا
1/4	1/6	عصبہ
3	2	7
36	24	84

تیسرا اصول :-

اگر اعدادِ رؤس کے مابین "توافق" کی نسبت ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے۔ اور حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا عول اور سہام میں ضرب دیں گے :-

مثلاً :- مسئلہ 90×24 یا 2160 — اسد

6 زوجہ	18 بیٹیاں	15 دادیاں	6 چچا
1/8	2/3	1/6	عصبہ
3	16	4	1
270	1440	360	90

چوتھا اصول :-

اگر اعدادِ رؤس کے مابین "تباین" کی نسبت ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں گے۔ اور حاصل ضرب کو اصلِ مسئلہ یا عول اور سہام میں ضرب دینگے۔

مثلاً :- مسئلہ 336×24 یا 8064 — علی

2 زوجہ	6 جدہ صحیحہ	10 بیٹیاں	7 چچا
1/8	1/6	2/3	عصبہ
3	4	16	1
1008	1344	5376	336

اہم بات :-

کسر زیادہ سے زیادہ "4" فریقوں پر جاری ہوگی۔ "4" سے زائد فریقوں پر کسر جاری نہ ہوگی :-

13-01-2020

Scanned by CamScanner

ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

س: تصحیح سے ہر فریق اور ہر فریق کے ہر ہر فرد کا حصّہ معلوم کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

ج: تصحیح کیلئے جس عدد کو اصل مسئلہ یا عول میں ضرب دیا تھا۔ اُسی عدد کو ہر ہر فریق کے اُن سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ جو اصل مسئلے یا عول سے اُسے ملے تھے۔ حاصل ضرب اُس فریق کا حصّہ ہو گا:-

ہر ہر فرد کا حصّہ:-

پھر جس فریق کا جو حصّہ بنے وہ اُس کے افراد پر تقسیم کیا جائے گا۔ جو حاصل ہوا وہ اس کا حصّہ ہے:-

س: ترکہ تقسیم کرنے کے اصول بیان کریں؟ بالتفصیل:-

ج: ترکہ تقسیم کرنے کے اصول درج ذیل ہیں:-

پہلا اصول:-

ترکہ کو تصحیح پر تقسیم کر دیا جائے۔ پھر حاصل تقسیم کو سہام سے ضرب دیا جائے گا:

مثال:- مسـ 24 "2.083" بکر 50

زوجہ	ماں	بیٹا
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	عصبہ
3	4	17
6.25	8.333	35.416

دوسرا اصول:-

سہام کو ترکہ میں ضرب دے دیا جائے۔ پھر حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کیا جائے گا:-

تیسرا اصول:-

اگر ترکہ اور تصحیح یا عول یا اصل مسئلہ کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی حاجت نہیں:-

مثال:- مسـ 24 بکر "24"

زوجہ	ماں	بیٹا
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	عصبہ
3	4	17
3	4	17

Scanned by CamScanner

چوتھا اصول :-

اگر ترکہ اور تصحیح یا عول یا اصل مسئلہ میں تباین کی نسبت ہو تو سہام کو ترکہ میں ضرب دیا جائے۔ اور حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیا جائے۔ جو حاصل تقسیم ہوگا۔ وہ وارث کی رقم ہوگی :-

پانچواں اصول :-

اگر ترکہ اور تصحیح یا عول یا اصل مسئلہ میں توافق کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق سے ضرب دیا جائے۔ اور حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیا جائے :-

مثال :- مسئلہ 20×24 | 480 / 24 — 500 / 25

زوجہ	جدہ صحیحہ	بیٹی بیٹی (4) بیٹا
1/8	1/6	عصبہ
3	4	17
60	80	340

(20) 4×5×2=

13-01-2020

میت کے قرض کو ادا کرنے کے اصول

س: قرض خواہوں میں مال بانٹنے کا طریقہ بیان کریں؟ مع وضاحت:-

ج: **پہلا اصول:-**

اگر کسی شخص کا اس طرح انتقال ہوا کہ "ترکہ" زیادہ ہو اور "قرضہ" کم ہو تو "اولاً" ترکہ میں سے قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔ قرضہ دینے کے بعد بقیہ "ترکہ" کو وراثت کے اصولوں کے مطابق ہر ہر وارث کو اس کا حصّہ دیا جائے گا:-

دوسرا اصول:-

اگر "ترکہ" کم ہو قرضہ زیادہ ہو تو ایسی صورت میں تمام قرض داروں کے قرضے کو بطور سہام کے شمار کریں گے۔ اور تمام قرضداروں کے مجموعے کو اصل مسئلہ فرض کریں گے۔ اور ترکہ کے اصولوں کے مطابق قرض کی ادائیگی کریں گے:-

مثلاً:- مسئلہ 130 — 92

زید	راشد	ارشد	بکر
30	50	20	30
21.230	35.384	14.153	21.230

13-01-2020

Scanned by CamScanner

تخارج کا بیان

س تخارج کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ وضاحت کے ساتھ:۔

ج تعریف التخارج:۔

اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کچھ متعین مال لے کر باقی مال سے دستبردار ہو جائے، اور تمام ورثاء اس پر راضی ہوں تو یہی "تصالح و مصالحت و تخارج" ہے:۔

تخارج کے درست ہونے کی شرط:۔

اصلی شرط یہ ہے کہ تمام ورثاء تخارج کی اجازت دینے کے اہل ہوں۔ اور اس کو نافذ کرنے کی اجازت بھی دے دیں:۔

تخارج کا حکم:۔

اگر کچھ لیے بغیر کوئی وارث یہ کہہ دے کہ میں نے "ترکہ" میں اپنا حق چھوڑا۔ تو یہ نہ تخارج ہوگا اور نہ ایسا کہنے سے اس کا حق باطل ہوگا:۔

س تخارج کا مسئلہ بنانے کا طریقہ قلم بند فرمائیے؟ بالتفصیل:۔

ج حل کرنے کا طریقہ:۔

اگر کوئی وارث مصالحت کرے تو سب سے پہلے وراثت کے اصولوں کے مطابق وراثت تقسیم کریں گے۔ اسکے بعد مصالحت کی "2" صورتیں ہیں:۔

پہلی صورت:۔

وہ وارث مصالحت تمام ورثاء میں کر رہا ہوگا تو ایسی مصالحت "مصالحت للکل" کہا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں "متخارج" کے سہام کو اصل مسئلہ سے کم کر کے تمام میں تقسیم کر دیں گے:۔

دوسری صورت:۔

"متصالح وارث" کسی معین وارث کے حق میں "مصالحت" کر رہا ہوگا۔ تو اس "مصالحت" کو "مصالحت للبعض" کہا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں "متخارج وارث" کے سہام کو اس خاص وارث کو دے دیں گے:۔

Scanned by CamScanner

ردّ کا بیان

س: "ردّ" کی تعریف بیان کریں؟ مع وضاحت:۔

ج: تعریف الرّدّ:۔

ذوی الفرائض کو ان کے حقوق دینے کے بعد باقی مال عصبہ کو دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بھی عصبہ موجود نہ ہو تو بچا ہوا مال دوبارہ ذوی الفرائض نسبیہ کو ان کے حقوق کے مطابق دیا جاتا ہے:۔

ردّ اصطلاح میں:۔

ردّ سے مراد یہ ہے کہ وراثت کے مروّجہ اصولوں کے مطابق تمام ورثاء کے مابین سہام تقسیم کر دیا جائے پھر ان تمام سہام کے مجموعے کو جب گنا جائے تو مجموعہ سہام کم ہو جائے اور اصل مسئلہ بڑھ جائے:۔

س: اصحاب فرائض کی اقسام مع تعریفات بیان کریں؟ بالتفصیل:۔

ج: اصحاب فرائض کی "2" اقسام ہیں:۔

1- مَن لَا یُرَدُّ عَلَیْہ 2- مَن یُرَدُّ عَلَیْہ

مَن لَا یُرَدُّ عَلَیْہ: زوج، زوجہ

مَن یُرَدُّ عَلَیْہ: ماں، باپ، دادا، دادی، بیٹی، حقیقی بہن، علاتی بہن، پوتی، اخیافی بھائی، نانی

س: کون سے مسائل ردّیہ ہو سکتے ہیں اور کون سے ردّیہ نہیں ہو سکتے؟

ج: جن مسائل میں عصبات نہ ہوں وہ "ردّیہ" ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہو سکتے۔ البتہ جن مسائل میں عصبات موجود ہوں وہ "ردّیہ" نہیں ہو سکتے:۔

س: "ردّ" کے کتنے اصول ہیں اور کون کون سے ہیں؟ تحریر فرمائیں۔ بالتفصیل:۔

ج: "ردّ" کے "4" اصول ہیں:۔

Scanned by CamScanner

پہلا اصول :-

اگر کسی مسئلہ میں "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کا کوئی فرد موجود نہ ہو۔ اور "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کی ایک ہی قسم ہو تو ایسی صورت میں اعدادِ رؤس سے مسئلہ بنایا جائے گا:-

مثال :- میت 3 الرد الی 2 بکر

2 بیٹیاں

2/3

2

دوسرا اصول :-

اگر کسی مسئلے میں "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کا کوئی فرد نہ ہو اور "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کی دو یا اس سے زائد اقسام ہوں تو ایسی صورت میں وارثوں کے سہام کے مجموعے سے مسئلہ بنایا جائے گا:-

مثال :- میت 6 الرد الی 5 اکبر

ماں	2 بیٹیاں
1/6	2/3
1	4

تیسرا اصول :-

اگر کسی مسئلہ میں "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کا کوئی فرد بھی ہو۔ اور "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کی ایک ہی قسم پائی جائے۔ تو ایسی صورت میں "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" اور "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" دونوں کا مسئلہ الگ الگ بنائیں گے:- اولاً "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کو اقل مخرج کے اعتبار سے حصہ دیا جائے گا۔ اور "مابقیہ" "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کو دے دیا جائے گا۔ اگر مابقی "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" پر پورا پورا بٹ جائے۔ تو کچھ کرنے کی حاجت نہیں۔ ورنہ مابقی اور "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے اصل مسئلہ کے مابین نسبت دیکھی جائے گی۔ اگر توافق کی نسبت ہو تو عددِ رؤس کے وفق کو "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے اصل مسئلہ اور سہام سے ضرب دیں گے۔ اور مابقیہ کے وفق کو "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔ اور اگر دونوں کے مابین تباین کی نسبت ہو تو "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے اصل مسئلہ کے کل کو "مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے کل میں اور سہام میں ضرب دیں گے۔ جبکہ مابقی کو "مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ" کے اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔

مثال :- مسئلہ 8×2 = 16 مابقی 7 — الرد الی 13 = 7×2 = 14

زوجہ	2 بیٹی
1/8	3
1/2	2/14

چوتھا اصول: اگر کسی مسئلہ میں "من لا یرد علیہ" کا فرد موجود ہو۔ اور "من یرد علیہ" کی ایک سے زائد اقسام ہوں تو دونوں کا مسئلہ الگ بنائیں گے:

اولاً "من لا یرد علیہ" کو اقل مخرج سے حصہ دیں گے۔ اس کے بعد ما بقی اگر "من یرد علیہ" کے اصل مسئلہ پر پورا پورا بٹ جائے تو فبہا۔

ورنہ "من یرد علیہ" کے اصل مسئلہ کو "من لا یرد علیہ" کے اصل مسئلہ اور سہام سے ضرب دیں گے۔ اور ما بقی کو "من یرد علیہ" کے سہام سے ضرب دیں گے:

مثال: مسئلہ 8 ما بقی 7 — 40 — 6 الرد $7 \times 5 = 35$ — 1 اکبر

زوجہ	ماں	2 بیٹیاں
1/8	1/6	2/3
1/5	1/7	4
	7	28

13-01-2020

باب مقاسمة الجدّ

س مقاسمة الجدّ کی تعریف بیان کریں؟
ج لغوی معنی:۔
دادا کو وراثت دینے میں ایک بھائی تصور کرنا:۔
اصطلاحی تعریف:۔
علم المیراث کی اصطلاح میں دادا اور بھائی بہنوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا نام "مقاسمة الجدّ" ہے:۔
یعنی:۔ تقسیم ترکہ میں دادا کو ایک بھائی کی مانند سمجھنا:۔

س دادا کی موجودگی میں حقیقی و علاتی بھائی، بہن محروم ہوں گے یا نہیں؟ بیان فرمائیے؟
ج دادا کی موجودگی میں حقیقی و علاتی بھائی بہنوں کا محروم ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین "2" آرائیں تھیں:۔

پہلی رائے:۔
حضرت ابو بکر اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک دادا کی موجودگی میں حقیقی و علاتی بھائی بہنیں محروم ہوں گے:۔
یہی قول امام اعظم علیہ الرحمہ کا ہے:۔
یہی مفتیٰ بہ قول ہے:۔

دوسری رائے:۔
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حقیقی اور علاتی بھائی، بہن کو دادا کے ساتھ وراثت ملے گی:۔
یہ قول صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کا ہے:۔

حضرت زید بن ثابت:۔
کے مسلک کے مطابق "مقاسمة الجدّ" کی "2" صورتیں ہیں:۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:۔
پہلی صورت:۔
دادا کے ساتھ حقیقی و علاتی بھائی، بہنوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہوگا:۔
حکم:۔
دادا کو مقاسمہ یا پورے ترکہ کی تہائی میں سے جو زیادہ بہتر ہوگا وہ ملے گا:۔

نوٹ:۔ دونوں کی امثلہ اگلے صفحہ پر درج ہیں:۔

مقاسمہ بہتر ہونے کی مثال:-

مسئلہ 2		زید 5
جد	حقیقی بھائی	
عصبہ	عصبہ	
$\frac{1}{2.5}$	$\frac{1}{2.5}$	

مسئلہ 3		زید 5
جد	حقیقی بھائی	
$\frac{1}{3}$	عصبہ	
$\frac{1}{1.66}$	$\frac{2}{3.35}$	

مقاسمہ کی صورت میں "2.5" مل رہا ہے:-

ثلث مال کی صورت میں "1.66" مل رہا ہے:-

تو لہذا "جد" مقاسمہ کی صورت میں حصہ دیا جائے گا:-

ثلث بہتر ہونے کی مثال:-

مسئلہ 4		بکر 10
جد	3 حقیقی بھائی	
عصبہ	عصبہ	
$\frac{1}{2.5}$	$\frac{3}{7.5}$	

مسئلہ 3×3 / 9		بکر 10
جد	3 حقیقی بھائی	
$\frac{1}{3}$	عصبہ	
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{6}$	
3.35	6.66	

مقاسمہ کی صورت میں "2.5" ملے گے:-

ثلث کی صورت میں "3.35" ملے گے:-

نتیجہ:-

"جد" کو ثلث مال کی صورت میں حصہ دیا جائے گا:-

برابر ہونے کی مثال:-

مسئلہ 3		عمر 20
جد	2 بھائی	
عصبہ	عصبہ	
$\frac{1}{6.66}$	$\frac{2}{13.35}$	

مسئلہ 3		عمر 20
جد	2 بھائی	
$\frac{1}{3}$	عصبہ	
$\frac{1}{6.66}$	$\frac{2}{13.35}$	

نتیجہ:-

مقاسمہ اور ثلث مال دونوں صورتوں میں "جد" کو حصہ برابر مل رہا ہے:- تو اس صورت میں اختیار ہے "جد" کو کسی بھی صورت میں حصہ دے دیا جائے:-

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤقف کے مطابق علاتی بھائی اولاً تقسیم ترکہ میں

حقیقی بھائیوں کے ساتھ شامل ہونگے۔ جب حصص مقرر ہو جائیں گے۔ تو علاتی بھائی نکل جائیں گے:-

کیونکہ علاتی بھائی دادا کیلئے حاجب ہوتے ہیں۔ اور ان کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ بلکہ دادا کا حصہ کم کروا کے علاتی بھائی درمیان سے نکل جاتے ہیں۔ اور دادا کے حصہ سے بچا ہوا مال "حقیقی بھائی" لے لیتے ہیں:-

کیونکہ:- علاتی بھائی جب دادا کے ساتھ ہوں۔ اور حقیقی بھائی نہ ہوں۔ تو اس صورت میں علاتی بھائی وراثت پاتے ہیں۔

جب حقیقی بھائی ہوں تو محروم ہونگے۔

تو جس کے ساتھ یہ حصہ پاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کا اعتبار کرنا ضروری ہوگا۔

اسلئے ہم نے دادا کے حق میں ان کی موجودگی کا اعتبار کیا۔ پھر جب دادا اپنا حصہ لے چکا۔ تو اب حقیقی بھائی اور علاتی بھائی رہ گئے۔ اور حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے علاتی بہن بھائی محروم ہو جاتے ہیں۔

اسلئے ان کے حق میں ان کو ساقط مان جائے گا۔ اور ان کو کچھ نہیں ملے گا:-

مثال:- مسئلہ 3

علاتی بھائی	حقیقی بھائی	جد
عصبہ	عصبہ	عصبہ
(1)	1+1	1

نتیجہ:-

علاتی بھائی کو شروع میں "1" مل رہا تھا۔ پھر بعد میں درمیان سے نکل گیا۔ تو اسکا حصہ ہم حقیقی بھائی کو دے گئے۔ تو پھر حقیقی بھائی کا "2" ہو جائے گا:-

الا إذا كانت من بني الأعيان أخت واحدة:-

اگر دادا کے ساتھ حقیقی بہن آئے۔ تو دادا کو حصہ دینے کے بعد مابقی مال کا حقیقی بہن نصف لے گی:-

پھر اگر انکو حصہ دینے کے بعد مال میں سے کچھ بچے۔ تو علاتی بہن کو ملے گا:-

ورنہ علاتی بہن کو کچھ بھی نہیں ملے گا:-

نوٹ:- مثال اگلے صفحہ پر ہے:-

مثال :-

مسئلہ 20 | 2×10 | 2×5

جد	حقیقی بہن	2 علاتی بہن
عصبہ	عصبہ	عصبہ
2	کل کا نصف 2.5	0.5
4	5	1
8	10	2

مذکورہ مثال میں "دادا" اور "حقیقی بہن" کو حصہ دینے کے بعد کچھ بچا تو وہ ہم نے علاتی بہن کو دے دیا :-

مسئلہ 4

جد	حقیقی بہن	علاتی بہن
عصبہ	عصبہ	عصبہ
2	کل کا نصف 2	

مذکورہ مثال میں "دادا و حقیقی بہن" کو حصہ مقررہ دینے کے بعد کچھ نہیں بچ رہا تو علاتی بہن کو ہم نے کچھ بھی نہ دیا :-

دوسری صورت :-

دادا کے ساتھ دیگر اصحاب فرائض میں سے کوئی ہوگا :-

حکم :-

دادا کو مقاسمہ یا ثلث ماںقی یا سدس جمیع مال میں سے جو زیادہ بہتر ہوگا اس حساب سے دادا کو حصہ دیں گے :-

مقاسمہ بہتر ہونے کی مثال :-

مسئلہ 4 | 2×2 — 8

زوج	جد	بھائی
$\frac{1}{2}$	عصبہ	عصبہ
1	0.5	0.5
2	1	1
4	2	2

مقاسمہ کی صورت میں "2" ملے گا :-

مسئلہ 6 — 8

زوج	جد	بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	عصبہ
3	1	2
4	1.35	2.66

سدس جمیع مال کی صورت میں "1.35" مل رہا ہے :-

مسئلہ 6 — 8

زوج	جد	بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	عصبہ
3	1	2
4	1.37	3.66

ثلث ماںقی کی صورت میں "1.37" ملے گا :-

نتیجہ :-

تینوں صورتوں میں جد کو "مقاسمہ" کی صورت میں زیادہ مل رہا ہے۔ تو اس حساب سے ترکہ تقسیم کیا جائے گا :-

ثلث ما بقی بہتر ہونے کی مثال :-

مسئلہ 6 — 12

جد	جدہ	2 بھائی	بہن
1/3	1/6	عصبہ	عصبہ
ما بقی ثلث 1.66	1	2.226	1.113
3.35	2	4.452	2.226

ثلث ما بقی کی صورت میں "3.35" ملے گے :-

مسئلہ 6 — 12

جد	جدہ	2 بھائی	بہن
عصبہ	1/6	عصبہ	عصبہ
1/2	1/2	2/4	2/4

مقاسمہ کی صورت میں "2" ملے گا :-

مسئلہ 2×6 12 — 12

جد	جدہ	2 بھائی	بہن
1/6	1/6	عصبہ	عصبہ
1/2	1/2	3/6	1/2
2	2	6	2

سدس جمیع مال کی صورت میں "2" ملے گے :-

نتیجہ :-
ثلث ما بقی کی صورت میں جد کو بہتر مل رہا ہے۔ تو اسی صورت میں ترکہ تقسیم کیا جائے گا :-

سدس جمیع مال بہتر ہونے کی مثال :-

مسئلہ 2×6 12 — 9

جد	جدہ	بیٹی	2 بھائی
1/3	1/6	1/2	عصبہ
0.66	1	3	1.34
1.32	2	6	2.68
0.99	1.5	4.5	2.01

ثلث ما بقی کی صورت میں "0.99" مل رہا ہے :-

مسئلہ 2×6 12 — 9

جد	جدہ	بیٹی	2 بھائی
عصبہ	1/6	1/2	عصبہ
1/2	1/2	3/6	1/2
1.5	1.5	4.5	1.5

مقاسمہ کی صورت میں "1.5" ملے گا :-

مسئلہ — 9

جد	جدہ	بیٹی	2 بھائی
1/6	1/6	1/2	عصبہ
1/2	1/2	3/6	1/2
1.5	1.5	4.5	1.5

سدس جمیع مال کی صورت میں "1.5" مل رہا ہے :-

نتیجہ :- سدس جمیع مال کی صورت میں بہتر ہے۔ تو اس صورت میں وراثت تقسیم کی جائے گی :-

س: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذھب کے مطابق بہن دادا کے ساتھ ذی فرض بن سکتی ہے یا نہیں؟ بیان کریں:-

ج: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤقف کے مطابق بہن دادا کے ساتھ ذی فرض کے طور پر حصے کی حق دار نہیں ہو گی:- مگر "مسئلہ اکدریہ" کی صورت میں بہن دادا کے ساتھ ذی فرض کے طور پر حصے کی حق دار بنے گی:-

مثال:- مسئلہ 6 عول 9 × 3 = 27

زوج	ماں	دادا	حقیقی علاتی بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$
3	2	1	3
9	6	3	9

نوٹ:- اب دادا اور بہن کے سہام کو جمع کیا تو (1+3=4) جواب "4" آیا۔ ان کو جد اور اخت کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کیے جائیں گے:- لیکن اس صورت میں کسر واقع ہو رہی ہے۔ کیونکہ "سہام "4" ہیں۔ اور عدد رؤس "3" ہیں۔ تو "3" کو اصل مسئلہ اور نیچے سہام میں ضرب دیں گے:-

س: مسئلہ اکدریہ کی وجہ تسمیہ بیان فرمائیے؟

ج: پہلی وجہ:- یہ واقعہ بنو اکدر قبیلہ کی ایک عورت کے ساتھ پیش آیا تھا۔ اسلئے اس مسئلے کو "مسئلہ اکدریہ" کہا جاتا ہے:-

دوسری وجہ:- اس مسئلے کی وجہ سے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کا اپنا مذھب مشتبہ ہو گیا۔ کیونکہ آپ دادا کے ساتھ حقیقی و اضافی بہن بھائیوں کو عصبہ بناتے ہیں۔ لیکن مذکورہ مسئلہ میں آپ نے ان کو ذی فرض کے اعتبار سے حصہ دیا۔ اسلئے یہ مسئلہ آپ پر "مکدر" مشتبہ ہو گیا:-

15-01-2020

مناسخہ کا بیان

س: مناسخہ کی تعریف اور اسکی اصطلاحات بیان فرمائیے؛ وضاحت کے ساتھ:۔

ج: **لغوی معنی:۔**
"مناسخہ" "نسخ" سے بنا ہے۔ جسکا لغوی معنی "نقل کرنا" یا "منتقل کرنا" ہے:۔

جیسے:۔ نسخت الکتاب
میں نے کتاب کو نقل کیا

اصطلاحی معنی:۔
تقسیم سے پہلے کسی وارث کے مر جانے کی وجہ سے اس کا حصّہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل کر دینا یہ مناسخہ کہلاتا ہے:۔

مُوَرِث اعلیٰ:۔
مناسخہ میں سب سے پہلے مرنے والا:۔

مافی الید:۔
مافی الید میت کے اس حصّہ کو کہتے ہیں جو اسے اوپر کے ایک یا چند "مُوَرثوں" سے ملا ہوا ہو۔ اسے میت کی لمبی لکیر کی بائیں جانب لکھا جاتا ہے:۔

علامتِ قبر:۔
ہر میت کا "مافی الید" نقل کرنے کے بعد نقل کیے ہوئے حصّے کو فوراً کھینچ لیا جاتا ہے۔ جسکی ہیت یا شکل انگلش میں جو لفظ "U" کی طرح ہوتی ہے:۔

مبلغ:۔
مبلغ مناسخہ کے آخری حاصل ضرب کو کہتے ہیں:۔

الاحیاء:۔
تمام زندہ ورثاء کو کہتے ہیں:۔ آخر میں "احیاء" کی "یاء" کو خوب لمبائی میں کھینچ کر تمام زندہ ورثاء کے نام اور ناموں کے نیچے حصّے لکھ دیے جاتے ہیں:۔

چند مناسخہ کی ہدایات

1:۔
مناسخہ میں آنے ہوئے تمام افراد (وارث، مُوَرِث)

کے نام مع رشتہ لکھنا ضروری ہے :۔

2 :۔

دوسری میت کے وارثوں کے نام اور رشتہ لکھتے وقت اوپر کے ورثاء کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے :۔ اسلیئے کہ ایک وارث کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جگہوں سے وراثت مل سکتی ہے :۔

3 :۔

تصحیح ثانی اور "مافی الید" میں جو بھی نسبت ہو میت کی لمبی لکیر کے درمیان واضح کر دینا چاہیے :۔

4 :۔

اگر میت کو متعدد جگہوں سے حصے ملیں ہیں۔ تو "مافی الید" لکھتے وقت متعدد حصوں کو اور الاحیاء لکھتے وقت ہر وارث کے متعدد حصوں کو جمع کر لینا چاہیے :۔

5 :۔

الاحیاء کے نیچے مذکور تمام ورثاء کے حصوں کو جمع کریں۔ اور حاصل جمع اگر مبلغ کے برابر ہو تو تقسیم درست ہے۔ ورنہ کہیں نہ کہیں غلطی ضرور ہوئی ہے :۔

نوٹ :۔

ان ہدایات میں سے ہر ہدایت کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ غلطی کا امکان ہے :۔

اہم نوٹ :۔

اگر "مورث" کے انتقال کرنے کے بعد تقسیم وراثت سے پہلے ہی ایک وارث اس انداز میں انتقال کر جائے۔ کہ ورثاء بعینہ وہی ہوں۔ تو تخریج کرنے کی ضرورت نہیں :۔

تمہید :۔

اگر "مورث اول" کے انتقال کرنے کے بعد "مورث ثانی" کے ورثاء وہی نہ ہوں۔ بلکہ تبدیل ہوں۔ تو "اولاً" تقسیم وراثت کے اصولوں کے مطابق تقسیم کریں۔ اور "مورث ثانی" کو جو "مورث اول" سے ملا ہے۔ اسے دوسری میت کے مافی الید کے طور پر لکھیں۔ اور تصحیح ثانی اور مافی الید کے درمیان نسبت دیکھیں :۔

نسبت دیکھنے کے اصول:-

نسبت دیکھنے کے "4" اصول ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلا اصول:-

اگر تصحیح ثانی اور مافی الید کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں:-

دوسرا اصول:-

اگر مافی الید اور تصحیح ثانی کے مابین تداخل کی نسبت ہو تو سب سے پہلے دیکھیں گے کہ ان میں سب سے بڑا عدد کون سا ہے۔ اگر "مافی الید" کا عدد بڑا ہو تو میت ثانی کے ورثاء کے سہام کو مافی الید کے دخل میں ضرب دیں گے:- اس صورت کو تداخل بمثل توافق" کہا جاتا ہے:-

تیسرا اصول:-

اگر "مافی الید" اور تصحیح ثانی کے مابین توافق کی نسبت ہو تو "مافی الید" کے وفق کو میت ثانی کے سہام سے ضرب دیں گے۔ اور "تصحیح ثانی" کے وفق کو میت اول کی تصحیح اور سہام سے ضرب دیں گے:-

چوتھا اصول:-

اگر "مافی الید" اور "تصحیح ثانی" کے مابین تباین کی نسبت ہو تو "مافی الید" کے کل کو میت ثانی کے سہام سے ضرب دیں گے۔ اور تصحیح ثانی کے کل کو میت اول کی تصحیح اور سہام سے ضرب دیں گے:-

مناسخہ کا مسئلہ بنانے کا طریقہ:-

میت اول کا مکمل مسئلہ بنایا جائے یہ تصحیح اول ہوگی۔ اور اس سے میت ثانی کو ملنے والے سہام کو "مافی الید" قرار دیا جائے:-

پھر میت ثانی کا مکمل مسئلہ بنایا جائے۔ یہ تصحیح ثانی ہوگی:-

اسکے بعد "مافی الید" اور "تصحیح ثانی" میں نسبت دیکھی جائے۔ اگر دونوں میں تماثل ہو تو مسئلہ مکمل ہوگیا۔ کچھ کرنے کی حاجت نہیں:-

اگر دونوں کے درمیان تباین ہو تو دونوں کا پورا پورا عدد۔ اور اگر توافق یا

تداخل کی نسبت ہو تو دونوں کا وفق محفوظ کریں۔

اب سب سے پہلے تصحیح ثانی کے عدد کو تصحیح اول میں اور اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے:-

پھر "مافی الید" کے عدد کو میت ثانی کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے:

یہ طریقہ مناسخہ کے مسئلہ کو حل کرنے کا ہے!

مثال: مسئلہ 24، 27 × 6 ۔ 162 × 13 ۔ 2106

عامر 2541

زوجہ ام سلمہ	ماں فاطمہ	باپ فاروق	پوتی حفصہ	بیٹی خدیجہ
1/8	1/6	1/6 + عصبہ	1/6	1/2
3	4	4	4	12
18		24	24	72
234		312	312	
282.333		376.444	376.444	

مسئلہ 12 × 2 ۔ 24 (6) بینھما توافق بالسدس مف 1/4 فاطمہ

زوج فاروق	ماں صفیہ	بیٹا عثمان	بیٹا معاویہ
1/4	1/6	عصبہ 7	
3	2		
6	4	7	7
78	52	91	91
94.111	62.740	109.796	109.796

مسئلہ 12 ۔ 13 بینھما تباین مف 72 خدیجہ

زوج خالد	باپ فاروق	بیٹی ام رومان	بیٹی آمنہ
1/4	1/6 + عصبہ	2/3	
3	2	3 / 4	4
216	144	288	288
260.615	173.143	347.487	347.487

الاحیاء المبلغ: 2106 ترکہ: 2541

زوجہ ام سلمہ	باپ فاروق	پوتی حفصہ	زوج فاروق
282.333	549.931	376.444	94.111

ماں صفیہ	بیٹا عثمان	بیٹا معاویہ	زوج خالد	بیٹی ام رومان
62.740	109.796	109.796	260.615	347.487

بیٹی آمنہ
347.487

خنثیٰ کا بیان

س: خنثیٰ کی تعریف بیان فرمائیے؟

ج: خنثیٰ سے مراد ایسا شخص جسکے مرد اور عورت والے دونوں اعضاء مخصوصہ ہوں یا ان دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ اگر دونوں اعضاء مخصوصہ ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ پیشاب کس سے کرتا ہے۔ اگر مرد والے عضو مخصوصہ سے پیشاب کرتا ہے۔ تو مرد شمار ہوگا۔ اور اگر عورت والے عضو مخصوص سے پیشاب کرتا ہے تو عورت شمار ہوگا:۔

اور اگر دونوں اعضاء مخصوصہ سے پیشاب کرتا ہے تو پہلے والے کا اعتبار ہوگا۔ جس سے پیشاب کیا۔ اور اگر دونوں سے بیک وقت پیشاب کرتا ہے۔ تو بلوغت تک انتظار کیا جائے گا۔ اسے "خنثیٰ مشکل موقوف" کہا جاتا ہے۔

بعد بلوغت دیکھا جائے گا کہ علامات مرد ظاہر ہوتی ہیں یا علاماتِ عورت:۔

اگر علامات مرد ظاہر ہوں:۔ مثلاً:۔ داڑھی آنا، احتلام وغیرہ تو اس صورت میں یہ "مرد" شمار ہوگا۔

اور اگر علامات عورت ظاہر ہوں:۔ مثلاً:۔ پستانوں کا ابھر آنا، حیض کا آنا وغیرہ تو اس صورت میں "عورت" شمار ہوگا۔

اگر بعد بلوغت کوئی علامات ظاہر نہ ہوں۔ تو اسے "خنثیٰ مشکل محکم" کہا جاتا ہے۔

س: "خنثیٰ مشکل محکم" کی وراثت کا حکم کیا ہے؟ وضاحت کے ساتھ لکھئے:۔

ج: اسکی وراثت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ "مفتیٰ بہ" قول کے مطابق "اوّلاً" ترکہ کو "دو" مرتبہ تقسیم کیا جائے گا۔ وہ اسطرح کہ ایک مرتبہ "خنثیٰ" کو مرد فرض کر کے مسئلہ بنایا جائے گا۔ اور دوسری مرتبہ عورت فرض کر کے مسئلہ بنایا جائے گا۔ جس صورت میں کم وراثت ملے، اس سے وراثت دی جائے گی۔

"یا" جس وراثت سے محروم ہوتا ہو۔

تو محروم کر دیا جائے گا۔ اسے "اشواء الحائین" سے تعبیر کیا جاتا ہے:۔

س: "اسواء الحائین" کا اعتبار کیوں کر رہے ہو۔ بلکہ مطلقاً عورت فرض کر کے اسکو حصّہ دے دیا جائے تو کیا خرابی آئے گی؟

ج: یہ ضروری نہیں کہ ہر مرتبہ مرد کو زیادہ اور عورت کو کم ملے، بلکہ بعض صورتوں میں عورت کو مرد کے برابر ملتا ہے۔

مثلاً:۔ اخیافی بھائی، بہن:۔

اور بعض صورتوں میں عورت کو مرد سے زیادہ ملتا ہے۔

مثال:۔ مسئلہ 6

زینب

زوج	ماں	اخیافی بہن	علاتی خنثیٰ (مرد فرض کیا۔)
1/2	1/6	1/6	عصبہ
3	1	1	1

مسئلہ 6 عول 8

زینب

زوج	ماں	اخیافی بہن	علاتی خنثیٰ (عورت فرض کیا۔)
1/2	1/6	1/6	1/2
3	1	1	3

نتیجہ:۔ "خنثیٰ" کو مرد فرض کرنے کی صورت میں حصّہ کم ملے گا:۔ عورت فرض کرنے کی صورت میں "خنثیٰ" کو زیادہ مل رہا ہے:۔

20-01-2020

حمل کا بیان

س: زوجہ یا کسی ورثاء میں سے کسی کو حاملہ چھوڑا۔ تو اس صورت میں حمل کے وارث یا مورث بننے کا کیا احکامات ہیں؟ بیان کریں:-

ج: اگر کسی شخص کا اس طرح انتقال ہوا کہ اس نے اپنی زوجہ کو حاملہ چھوڑا یا اپنے ورثاء میں سے کسی ورثاء کو حاملہ چھوڑا:

مثلاً:- ماں کو حاملہ چھوڑا یا
بہو کو حاملہ چھوڑا:

تو اس صورت میں حمل کے وارث یا مورث بننے کے بارے تفصیلات ہیں:-

بالاتفاق:- حمل کی کم سے کم مدت "6" ماہ ہے۔ جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت میں ائمہ کرام کے مابین اختلاف ہے:-

عند ابی حنیفہ:-
زیادہ سے زیادہ "2" سال مدت ہے۔
اگر اتنی مدت میں پیدا ہو جائے تو بچہ مرنے والا کا ہے۔
اگر "2" سال کے بعد پیدا ہوا تو مرنے والا کا بچہ نہیں ہوگا:

عند لیث بن سعد:-
حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت "3" سال ہے:-

عند الائمہ الثلاثہ:-
زیادہ سے زیادہ مدت "4" سال ہے

عند امام زھری:-
زیادہ سے زیادہ مدت "7" سال ہے۔

نوٹ "1":-
2.3.4.7 سال کے جو ائمہ کرام کے اقوال ہیں یہ اس وقت ہے کہ جب مرنے والے کی بیوی حاملہ ہو۔ جب مرنے والے کا اپنا حمل نہ ہو تو اب حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت "6" ماہ ہے:-

نوٹ "2":-
اگر عورت (اسکی بیوی) دو سال کی مدت کے اندر بچہ جنے اور اس دوران انقضاء عدت کا دعوی کر چکی ہے، یا بچہ دو سال کے بعد پیدا ہوا تو ایسی صورت میں بچہ "نہ وارث ہے اور" نہ مورث":-

Scanned by CamScanner

نوٹ "3":-
اگر بچہ زندہ پیدا نہ ہوا یا دوران ولادت مر گیا۔ یا کم حصہ حالت حیات میں باہر آیا۔ تو وارث نہ ہوگا۔ اگر اکثر حصہ حالت حیات میں باہر آیا تو وارث و مورث دونوں بنے گا۔

س: بچے کا اقل یا اکثر حیات کا پتہ کیسے چلے گا؟
ج: اگر بچہ سیدھا پیدا ہو تو اکثر کا اعتبار سینے تک ہے۔
یعنی:- ماں کے پیٹ سے نکلتے وقت سینے تک نکل گیا۔ اگر سینے تک باہر آنے سے پہلے مر گیا تو اکثر نہیں ہوگا:-
اور اگر الٹا پیدا ہوا
تو اکثر کا اعتبار ناف تک ہے۔ اگر اس سے پہلے مر گیا۔ تو اقل شمار ہوگا:-
نوٹ:-
اگر عورت ولادت کے قریب ہو تو تقسیم ترکہ نہ کرنا بہتر، جب ولادت ہو جائے تو پھر تقسیم ترکہ کیا جائے گا تاکہ پریشانی نہ ہو:

س: عورت کی ولادت قریب ہے یا دور، یہ پتہ کیسے چلے گا؟
ج: جیسا عرف ویسا حکم، جبکہ بعض فقہاء اس بات کی طرف گئے ہیں۔ کہ اگر ولادت میں مہینے سے کم ایام ہوں تو یہ ولادت قریب کہلائے گی۔
اور اگر مہینے سے زیادہ ہو تو یہ ولادت بعید کہلائے گی۔
اگر حمل کی ولادت بعید ہو تو ایسی صورت میں حمل کیلئے میراث روک لی جائے۔ اور بقیہ دیگر ورثاء میں تقسیم کر دی جائے۔

س: حمل کیلئے کتنی وراثت روکیں؟
ج: اس مسئلے میں اختلاف ہے:- جو مندرجہ ذیل ہیں۔
عند ابی حنیفہ:-
حمل کیلئے "4" بیٹے یا "4" بیٹوں میں سے جو زیادہ بنتا ہو۔ وہ روک لیا جائے۔ بقیہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔
عند محمد:-
حمل کیلئے "3" بیٹے یا "3" بیٹوں میں سے جو

زیادہ بنتا ہو وہ رُد کی جائے۔ بقیہ ورثاء میں تقسیم کر دی جائے

تنبیہ :-

یہ روایت کتب معتبرہ میں موجود نہیں ہے۔ البتہ لیث بن سعد فرماتے ہیں۔ کہ یہ آپ ہی کی عبارت ہے

امام محمد علیہ الرحمہ کی روایت مشہورہ :

حمل کیلئے "2" بیٹوں یا "2" بیٹیوں میں سے جو زیادہ بنتا ہو وہ رو کی جائے بقیہ تقسیم کر دی جائے۔

ایک روایت کے مطابق امام ابو یوسف کا بھی یہی موقف ہے :

عند ابی یوسف بروایت مشہور مفتی بہ :

حمل کیلئے "1" بیٹا یا بیٹی کے برابر حصہ رُوکا جائے۔ بقیہ تقسیم کر دیا جائے، اسطرح کہ کسی ایک شخص کو ضامن بنا لیا جائے۔

اگر مثلاً :- "2" بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو ضامن واپس دلا سکے :

س حمل کا مسئلہ حل کرنے کا طریقہ ارشاد فرمائیے ؟

ج مسئلہ حمل حل کرنے کا طریقہ :

حمل کا مسئلہ حل کرنے کیلئے الگ الگ "2" مسئلے بنائیں جائیں گے۔ ایک صورت میں حمل کو بیٹی فرض کر کے اور دوسری صورت میں حمل کو بیٹا فرض کر کے پھر دونوں کے مابین نسبت دیکھی جائے۔

اگر دونوں کے اصل مسئلہ کے مابین نسبت تباین ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں اور اس کے سھام میں ضرب دیں گے۔

اور اگر دونوں کے اصل مسئلہ کے مابین توافق کی نسبت ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں اور ہر ایک کے وفق کو دوسرے کے سھام میں ضرب دینگے۔

جس صورت میں دیگر ورثاء کو کم ملتا ہو وہ دے دیا جائے گا۔ بقیہ محفوظ کر لیا جائے گا :

نوٹ :- مثال اگلے صفحہ پر درج ہے۔

مثال -

مسئلہ $\frac{8}{72}$ 3×24

بیٹا (حمل)	بیٹی (دو)	باپ	ماں	زوجہ
عصبہ		$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{8}$
13		4	4	3
26	13	12	12	9
78	39	36	36	27

مسئلہ $\frac{3}{24}$

حمل (بیٹی)	بیٹی	باپ	ماں	زوجہ
$\frac{2}{3}$		$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{8}$
8	8	4	4	3
64	64	32	32	24

$8 \times 24 = 216$

78	39	32	32	24	
	25	4	4	3	اعداد محفوظ:

26-01-2020

مسئلہ وراثت معلوم کرنے کا طریقہ

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

عالیجاہ :- امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور دین متین کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔ اللہ پاک آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اسے ہم سب کیلئے ذریعہ نجات بنائے :- آمین :-

حضور والا :-

ہمارے والد صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ ہمارے والد مرحوم نے ترکہ میں اشیاء منقولہ اور غیر منقولہ کی صورت میں تقریبا بانوے لاکھ چھبیس ہزار سات سو تریسٹھ روپے "9226763" کی مالیت چھوڑی :-

ہمارے والد صاحب کے کفن دفن میں پچیس ہزار پانچ سو تریسٹھ "25563" روپے خرچ ہوئے۔ اور ہمارے والد صاحب پر (1012126) روپے قرض ہے۔ اور "(112663)" روپے کی رقم مسجد میں دینے کی وصیت کی ہے۔ مرحوم نے ورثاء میں "2" زوجہ بنام راشدہ اور خالدہ :- اور "1" ماں بنام "طیبہ" :- اور "1" بیٹا بنام ارشد :- اور "1" بیٹی بنام عائشہ :- چھوڑی ہیں۔

برائے کرم قرآن و حدیث کے مطابق ہمارے والد صاحب کی جائیداد کو تقسیم فرما کر عنداللہ مشکور ہوں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں :-

سائل :-
عبد اللہ عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب:-

صورت مسئولہ میں بر تقدیر صدق سائل "اولاً" ترکہ میت سے کفن، دفن کے اخراجات "25563" منہا کیے جائیں گے:- ثانیاً مرحوم پر جو قرض تھا "1012126" وہ ادا کیا جائے گا۔ اور ثالثاً چونکہ وصیت ثلث مال سے کم ہے لہذا "112663" روپے مسجد میں دیے جائیں گے۔

بقیہ رقم قرآن وحدیث کی روشنی میں یوں تقسیم کی جائے گی:-

مسئلہ 6×24 = 144 | 56086.188 | زید 8076411

زوجہ راشدہ	زوجہ خالدہ	ماں طیبہ	بیٹا (6) ارشد	بیٹی عائشہ
1/8		1/6	عصبہ	
3		4	17	
9 ← 18	→ 9	24	68 ← 102	→ 34
504775.69	504775.69	1346068.5	3813860.8	1906930.4

مرحوم کے ترکہ کے کل "144" حصے کیے جائیں گے۔ ان میں سے ہر زوجہ کو "9" حصے/سہام اور ماں طیبہ کو "24" حصے اور بیٹے ارشد کو "68" اور بیٹی عائشہ کو "34" حصے دیے جائیں گے۔ جبکہ بصورت رقم راشدہ اور خالدہ میں سے ہر ایک "504775.688" روپے دیے جائیں گے۔ اور ماں طیبہ کو "1346068.5" روپے دیے جائیں گے۔ اور بیٹے ارشد کو "3813860.75" روپے ملیں گے۔ جبکہ بیٹی عائشہ کو "1906930.38" روپے دیے جائیں گے۔

ھٰذا ما ظھرلی واللہ اعلم بالصواب۔

27.01.2020

10:12 pm

بروز پیر شریف